سرکاری رپورٹ

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## مباحثات 2018

جمعتہ المبارک،4۔ مئی 2018

(یوم الجمع،17۔ شعبان المعظم 1439ھ)

## سولہویں اسمبلی : پینتیسواں اجلاس

جلد 35: شمارہ 6

263

# ایجنڈا

# برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

## منعقدہ 4۔ مئی 2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

## سوالات

(محکمہ جات زراعت، سکولز ایجوکیشن اور ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

## سرکاری کارروائی

### (اے) مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول پنجاب 2018

**ایک وزیر** مسودہ قانون پنجاب یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول پنجاب 2018 پیش کریں گے۔

### (بی) مسودات قانون پر غوروخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) (ریگولیشن) ساؤنڈ سسٹمز پنجاب 2018 (مسودہ قانون نمبر 13 بابت 2018)

**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) (ریگولیشن) ساؤنڈ سسٹمز پنجاب 2018 کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 95 کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) (ریگولیشن ) ساؤنڈ سسٹمز پنجاب 2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(ریگولیشن )ساؤنڈ سسٹمز پنجاب 2018منظور کیا جائے۔

264

2۔ **مسودہ قانون(ترمیم)مالیہ اراضی پنجاب 2018(مسودہ قانون نمبر11بابت2018)**

**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)مالیہ اراضی پنجاب 2018جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو،ریلیف واشتمال اراضی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے ،فی الفور زیر غور لایا جائے۔

**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)مالیہ اراضی پنجاب 2018منظور کیا جائے۔

3۔ **مسودہ قانون(پنجاب ترمیم)رجسٹریشن 2018(مسودہ قانون نمبر12بابت2018)**

**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(پنجاب ترمیم)رجسٹریشن 2018جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو،ریلیف واشتمال اراضی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے ،فی الفور زیر غور لایا جائے۔

**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(پنجاب ترمیم)رجسٹریشن 2018منظور کیا جائے۔

265

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## سولہویں اسمبلی کا پینتیسواں اجلاس

### جمعۃ المبارک، 4۔ مئی 2018

### (یوم الجمع، 17۔ شعبان المعظم 1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10بج کر 18منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

---

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

اِنۡ تُبۡدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا
هِیَ ۚ وَاِنۡ تُخۡفُوۡهَا وَتُؤۡتُوۡهَا الۡفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيۡرٌ لَّكُمۡ ؕ وَ
يُكَفِّرُ عَنۡكُمۡ مِّنۡ سَيِّاٰتِكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرٌ ﴿۲۷۱﴾
لَيۡسَ عَلَيۡكَ هُدٰٮهُمۡ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَمَا
تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ فَلِاَنۡفُسِكُمۡ ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡنَ اِلَّا ابۡتِغَآءَ
وَجۡهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ يُّوَفَّ اِلَيۡكُمۡ وَاَنۡتُمۡ
لَا تُظۡلَمُوۡنَ ﴿۲۷۲﴾

**سورة البَقَرَة آيات 271 تا 272**

اگر تم خیرات ظاہر دو تو وہ بھی خوب ہے اور اگر پوشیدہ دو اور دو بھی اہل حاجت کو تو وہ خوب تر ہے اور (اس طرح کا دینا) تمہارے گناہوں کو بھی دور کر دے گا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے (271) (اے محمدؐ) تم ان لوگوں کی ہدایت کے ذمہ دار نہیں ہو بلکہ اللہ ہی جس کو چاہتا ہے ہدایت بخشتا ہے اور (مومنو) تم جو مال خرچ کرو گے تو اس کا فائدہ تمہی کو ہے اور تم جو خرچ کرو گے اللہ کی

خوشنودی کے لئے کروگے۔ اور جو مال تم خرچ کروگے وہ تمہیں پورا پورا دے دیا جائے گا اور تمہارا کچھ نقصان نہیں کیا جائے گا(272)

**وماعلینا الاالبلاغo**

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

## نعت رسول مقبول ﷺ

لب پر نعت پاک کا نغمہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
پیارے نبیؐ سے میرا رشتہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
اور کسی جانب کیوں جائیں اور کسی کو کیوں دیکھیں
اپنا سب کچھ گنبد خضریٰ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
پست وہ کیسے ہو سکتا ہے جس کو خدا نے بلند کیا
دونوں جہاں میں اُن کا چرچا کل بھی تھا اور آج بھی ہے
بتلا دو گستاخ نبیؐ کو غیرتِ مسلم زندہ ہے
اُنؐ پر مر مٹنے کا جذبہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

## سوالات

(محکمہ جات سکولز ایجوکیشن اور ہائر ایجوکیشن)

## نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات زراعت، سکولز ایجوکیشن اور ہائر ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور جوابات دیئے جائیں گے۔ محکمہ زراعت سے متعلقہ سوالات کو 8۔ مئی 2018 تک pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں نے فروری 2017 میں Punjab Animal Slaughter Control Act میں ایک ترمیم دی تھی۔ وہ ایک معمولی سی ترمیم تھی۔ Act میں slaughter کی definition جو پہلے سے موجود ہے وہ یہ ہے کہ animals kills by any means میری چھوٹی سی ترمیم تھی جس میں لکھا تھا کہ animal kills according to the method prescribed by Islam

جناب سپیکر! kill by any means کا مطلب تو یہ ہے کہ جانور کو گولی سے مارو یا جھٹکے سے مارو وہ آپ کے لئے جائز ہو جائے گا۔ اس کا سٹینڈنگ کمیٹی میں کابینہ سے جواب آیا کہ ہم یہ ترمیم اس لئے نہیں کر سکتے کہ ایک پنڈورا باکس کھل جائے گا۔ ہمارے Constitution میں ہے کہ ہر قانون اسلام کے ساتھ in-conformity ہونا چاہئے تو پھر اس ترمیم کو نہ ماننے کی کیا وجہ ہے؟ ہمارے اسلامی ملک میں اگر slaughter کی definition یہ آئے گی کہ animal kills by any means تو یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔ اگر ہم اپنے اسلامی قوانین کو یہاں پر implement نہیں کر سکتے تو پھر ہم لوگ یہاں کیا کرنے کے لئے بیٹھے ہیں؟

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! میرے خیال میں لاء منسٹر صاحب آتے ہیں تو ان کے سامنے یہ بات رکھیں گے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! لاءمنسٹر صاحب نے تو پہلے دوسری باتوں کا جواب دینا ہے جو انہوں نے خواتین کے متعلق کی ہیں۔ آپ اس حوالے سے کوئی ruling دے دیں۔

جناب سپیکر: میں ان کی غیر موجودگی میں کیسے ruling دوں؟ آپ کا مسئلہ کمیٹی کے پاس ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! کمیٹی نے تو اس چیز کے اوپر جواب دے دیا ہے۔

جناب سپیکر: لاءمنسٹر صاحب ابھی آئیں گے تو پھر ان سے پوچھ لیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! لاءمنسٹر صاحب نہیں آئیں گے، وہ کئی دن سے نہیں آ رہے جبکہ وہ لاہور میں ہی ہیں۔ آپ ہر بات لاءمنسٹر پر ڈال دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! قانون کی تشریح انہوں نے کرنی ہے میں نے نہیں کرنی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اگر لاءمنسٹر نہیں ہیں تو پارلیمانی سیکرٹری جواب دے دیں۔ ڈاکٹر صاحبہ کا اعتراض بڑا جائز اور valid ہے کہ اگر legislation ہوئی ہے اور وہاں پر اسلام کے مطابق جانور ذبح کرنے کی تعریف نہیں ہے اور kills by any mean ہے تو ڈاکٹر صاحبہ نے جو ترمیم دی ہے اس پر حکومتی بنچوں کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔ ہم سب یہاں پر بہتری کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحبہ کی بہت جائز بات ہے۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف، ڈاکٹر سید وسیم اختر اور ہماری بہن نے جو بات کی ہے۔ لاءمنسٹر صاحب یا پارلیمانی سیکرٹری ابھی آ جائیں گے۔ انہوں نے جو بات کی ہے انشاءاللہ اس کو take up کر لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ پہلا سوال محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ دوسرا سوال بھی محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سیکرٹری ہائر ایجوکیشن افسران کی گیلری میں موجود نہیں ہیں۔ سیکرٹری سکولز ایجوکیشن موجود ہیں تو انہیں بھی یہاں موجود ہونا چاہئے تھا۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ(رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! Front سے سڑکیں بلاک ہیں لیکن سیکرٹری ہائر ایجوکیشن آرہے ہیں اور وہ within few minutes پہنچ جائیں گے۔ سیکرٹری سکولز اور ایڈیشنل سیکرٹری یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور انشاءاللہ سیکرٹری ہائر ایجوکیشن ابھی پہنچ جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: پہلا سوال تو سیکرٹری سکولز سے متعلقہ ہے۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ(رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! سیکرٹری سکولز تو یہاں پر تشریف فرما ہیں اور ان کے ساتھ سپیشل سیکرٹری بھی بیٹھے ہیں۔

جناب سپیکر: پہلے دونوں سوال محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کے ہیں۔۔۔موجود نہیں ہیں؟ ان دونوں سوالات کو وقفہ سوالات ختم ہونے تک pending کیا جاتا ہے اگر وہ اس دوران آگئیں تو ان کو take up کر لیا جائے گا۔ Should it go with the pendings. اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں ان کے سوال کو بھی وقفہ سوالات ختم ہونے تک pending کیا جاتا ہے اگر وہ اس دوران آگئے تو سوال take up کر لیا جائے گا۔ یہ دونوں معزز ممبران ایک ہی جگہ ساہیوال کے ہیں۔ اگلا سوال میاں طارق محمود آف ڈنگہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8564 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## صوبہ میں چائلڈ لیبر کا شکار بچوں کے لئے ایوننگ کلاسز سے متعلقہ تفصیلات

*8564: میاں طارق محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں چائلڈ لیبر کے شکار بچوں کے لئے 41 سکولوں میں ایوننگ کلاسز شروع کی گئی ہیں اور یہ سکول لاہور، ملتان اور راولپنڈی میں شروع کئے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ سکول پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت چلائے جارہے ہیں؟

(ج) ان سکولوں میں کتنے بچے اب تک داخل ہوئے ہیں؟

(د) حکومت کی طرف سے ان سکولوں کو کتنی رقم بچوں کی فیس و دیگر مدات میں دی گئی ہے یا فراہم کی گئی ہے سکول وار تفصیل مہیا کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس رُوفن جُولیس):

(الف) درست ہے ۔پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے زیر انتظام "ایجوکیشن ووچر سکیم" کے تحت 2014 میں لاہور، ملتان اور راولپنڈی کے اضلاع میں ایوننگ کلاسز کے پروگرام کا اجراء کیا گیا ۔ تاہم راولپنڈی کے کسی سکول کی طرف سے اس سکیم کے لئے کوئی درخواست موصول نہ ہوئی۔ اس وقت صرف لاہور اور ملتان میں 39 سکولز "ایجوکیشن ووچر سکیم" کے تحت ایوننگ کلاسز میں بچوں کو تعلیم فراہم کر رہے ہیں۔

(ب) درست ہے۔ یہ سکول پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت چلائے جا رہے ہیں۔

(ج) ان سکولوں میں اس وقت 2494 بچے زیر تعلیم ہیں۔

(د) حکومت کی طرف سے ان سکولوں کو فیس کی مد میں -/550 روپے فی طلباء/ طالب علم مبلغ 13,71,700 روپے فراہم کئے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ انہیں مفت درسی کتابیں بھی فراہم کی جا رہی ہیں۔ فراہم کردہ رقم کی سکول وار تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (الف) کے جواب میں انہوں نے لکھا ہے کہ درست ہے ۔ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے زیر انتظام ایجوکیشن ووچر سکیم کے تحت 2014 میں لاہور، ملتان اور راولپنڈی کے اضلاع میں ایوننگ کلاسز کے پروگرام کا اجراء کیا گیا تاہم راولپنڈی کے کسی سکول کی طرف سے اس سکیم کے لئے کوئی درخواست موصول نہ ہوئی۔ اس وقت صرف لاہور اور ملتان میں 39 سکولز ایجوکیشن ووچر سکیم کے تحت ایوننگ کلاسز میں بچوں کو تعلیم فراہم کر رہے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ جواب پڑھتے بھی جا رہے ہیں اور مجھے کہہ رہے ہیں کہ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں جو بات کرنا چاہتا ہوں اس کی وضاحت کر دیتا ہوں تاکہ ان کو پتا چل جائے کہ انہوں نے جواب کیا دینا ہے؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! جی، پوچھیں، پوچھیں آپ نے کیا پوچھنا ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا چائلڈ لیبر کا شکار بچوں کے لئے باقی اضلاع میں اس چیز کی ضرورت نہیں کہ وہ ایوننگ کلاسز میں جا کر اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! شکریہ۔ گورنمنٹ نے چائلڈ لیبر کے لئے ایوننگ کلاسز شروع کیں تاکہ بچوں کو تعلیم کی طرف متوجہ کیا جا سکے تو کچھ بچے اپنی عمر سے آگے نکل چکے تھے یعنی نرسری یا پریپ کے تمام بچے پانچ یا چھ سال کی عمر کے نہیں تھے ان میں سے کچھ بچے تیرہ، چودہ اور پندرہ سال کے تھے لہذا ان بچوں کے لئے ایوننگ کلاسز شروع کی گئی ہیں اور ان کے لئے ایک مخصوص کورس بھی رکھا گیا ہے۔ ان بچوں کے لئے ایسی کتابیں بنائی گئیں تاکہ وہ بچے شوق سے پڑھنا شروع کریں ان میں سے کچھ بچے جن میں خداداد صلاحیت تھی وہ پڑھائی میں بہت آگے نکل گئے ان بچوں کو پھر ایک routine کے مطابق مارننگ کلاسز میں shift کر دیا گیا لیکن جب کوئی نیا کام شروع کیا جاتا ہے تو اس کے لئے کوئی ماڈل بنانے کے لئے دو اضلاع کو لیا جاتا ہے لہذا ان دو اضلاع لاہور اور ملتان کو لیا گیا۔ راولپنڈی سے کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی اور یہ سکولز پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت چل رہے ہیں۔ ان سکولز میں بچوں کی موجودہ تعداد 3304 ہے یعنی ان بچوں کی تعداد میں یک دم ایک ہزار کا اضافہ ہوا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ گورنمنٹ نے اس سلسلے میں بہت زیادہ کوشش کی ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! کیا اب یہ سمجھتے ہیں کہ اس چیز کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ باقی اضلاع میں چائلڈ لیبر کے لئے ایوننگ کلاسز کا اجراء کیا جائے ان کے کہنے کا یہ مقصد ہے؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس رُوفن جُولیس):** جناب سپیکر! ان سکولز کا جو رزلٹ آیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ باقی اضلاع میں بھی ایسے سکولز کی بہت زیادہ ضرورت ہے لہٰذا پہلے اس مقصد کے لئے دو اضلاع کو لیا گیا ہے۔ راولپنڈی میں اس کو شروع نہیں کیا گیا ہے۔ ہم دوبارہ راولپنڈی کو involve کریں گے اور ان سے درخواستیں بھی لے لیں گے اور ان کلاسز کا اجراء دوسرے اضلاع میں بھی کیا جائے گا۔

**میاں طارق محمود:** جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا پورے صوبے کو ایک ہی نظر سے دیکھا جاتا ہے، کیا کچھ اضلاع میں تجربے کے لئے یہ سکولز کھولے گئے تھے اگر پورے صوبے کو ایک ہی نظر سے دیکھا جاتا ہے تو پھر ہر ضلع میں ہر جگہ پر اس کے لئے کوئی پالیسی بنائی جاتی اور اس پالیسی کے تحت سکولز کھولے جاتے اگر اس طرح سکولز کھولے جائیں کہ دو تا تین اضلاع میں سکولز کھول دیں اور باقی لوگ اس کو دیکھتے رہ جائیں تو اس کی کیا وجہ ہے اس طرح کیوں کیا گیا ہے؟

**جناب سپیکر:** میاں صاحب! انہوں نے تجرباتی طور پر کام شروع کیا ہے۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس رُوفن جُولیس):** جناب سپیکر! جب یہ ایجوکیشن فاؤنڈیشن شروع کی گئی تھی تو اس کے لئے چند مخصوص اضلاع پہلے لئے گئے تھے۔ ہم جب کوئی بھی نئی تجویز شروع کرتے ہیں تو یک دم تمام اضلاع میں شروع نہیں کی جا سکتی کیونکہ اس کی بہت سی وجوہات میں سے ایک وجہ بجٹ کی بھی ہوتی ہے اور کچھ بچوں کو پٹرول پمپس وغیرہ سے جمع کرنا اور ان کا ڈیٹا اکٹھا کرنا۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ پھر اس کے علاوہ بہت سے بچے فیکٹریوں میں کام کرتے ہیں اور ان کے والدین سے بھی پوچھا جاتا ہے کہ آپ اپنے بچوں کو خاص طور پر لڑکیوں کو سکول میں بھیجنا چاہتے ہیں یا نہیں؟ پھر ہمارے غریب طبقے میں آبادی بہت زیادہ ہے۔ ان میں جو بڑی بچیاں ہوتی ہیں وہ اپنی ماؤں کے ساتھ گھر سنبھالتی ہیں ان جیسے لوگوں کو motivate کرنا اور ان کے بچوں کو سکولز میں لے کر آنا پڑتا ہے کہ چلیں یہ بچیاں صبح کے وقت گھر کے کام کاج کر لیں گی تو ان کو چند گھنٹے ایوننگ میں پڑھنے کے لئے بھیج دیں۔ ایک سکیم شروع کی جا رہی ہے تاکہ چائلڈ لیبر کو ہر لحاظ سے ختم کیا جائے تو اس کے لئے دو

اضلاع as a model لئے گئے تو اگلے سال نئی اسمبلی میں اس کو شروع کر لیں گے کیونکہ آپ نے ساتویں مرتبہ بھی اسمبلی میں آ جانا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں ان کے جواب سے مطمئن نہیں ہوا کیونکہ جو لسٹ مجھے دی گئی ہے اس میں چند سکولوں میں بچوں کی تعداد کم ہے جیسا کہ الحمید ماڈل سکول میں گیارہ بچے ہیں اور کہیں پر بچوں کی تعداد 122، 71 اور کئی سکولوں میں بچوں کی بہت بڑی تعداد ہے ان کی تعداد کو دیکھا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ پورے پنجاب میں چائلڈ لیبر کے لئے اچھے طریقے سے اس چیز کو organize کرنا چاہئے لہٰذا یہ بہت اچھا اقدام تھا جس کو بند کر دیا گیا ہے۔ کیا یہ اس پروگرام کو آگے لے کر جانا چاہتے ہیں تاکہ غریب والدین جو کہیں جا کر مزدوری کرتے ہیں اور واپس آ کر اپنے بچوں کو سکول بھیج سکیں یہ کام بُرا تو نہیں ہے؟

جناب سپیکر! میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو ان کا ریکارڈ ہے اس ریکارڈ کے مطابق تو بچوں کی بہت اچھی تعداد ہے اور یہ سکول بالکل صحیح چل رہے ہیں کیا یہ اس پروگرام کو continue کرنا چاہتے ہیں یا ختم کرنا چاہتے ہیں یا پورے صوبے میں اس پر کام کرنا چاہتے ہیں؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! انہوں نے کب یہ بات کی ہے کہ ہم اس پروگرام کو ختم کرنا چاہتے ہیں انہوں نے یہ بات تو نہیں کہی وہ تو کہہ رہے ہیں کہ ہم نے تجرباتی طور پر دو اضلاع میں یہ پروگرام شروع کیا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اگر انہوں نے کہا نہیں ہے تو انہوں نے اس کے لئے کچھ کیا بھی تو نہیں ہے۔ راولپنڈی کے حوالے سے یہ کہہ رہے ہیں کہ راولپنڈی کے حوالے سے کوئی درخواست آئے تو پھر ہم وہاں پر سکول کھولیں گے۔ یہ تو پنجاب گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے کہ وہ دیکھے اور لوگوں کو facilitate کرے لہٰذا اس کے لئے تو درخواست کی ضرورت ہی نہیں ہے لہٰذا یہ بتائیں کہ اس بارے میں ان کی کیا پالیسی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! دیکھیں جب تک لوگوں کو بتایا نہ جائے یا اخبار میں اشتہار نہ دیا جائے یا ایوننگ کے لئے کوشش نہ کی جائے تو اسی کو کہتے ہیں کہ درخواست موصول کرنا۔

جناب سپیکر! میرے معزز ممبر کی تجویز بہت اچھی ہے ایوننگ کلاسز میں بہت سے بچے پڑھنے آئے ہیں جس سے گورنمنٹ کی حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔ امید ہے کہ اگلے tenure میں بھی (ن) لیگ کی حکومت ہوگی اور ہم اس پروگرام کو ہر ضلع میں جاری رکھیں گے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! جی، اب ٹھیک ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہائر ایجوکیشن کے بارے میں ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 9666 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

### بہاولپور: اسلامیہ یونیورسٹی میں ایوننگ کلاسز ختم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*9666: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں کس کس شعبہ کی ایوننگ کلاسز چل رہی ہیں اور ان میں کتنے کتنے طلباء وطالبات زیر تعلیم ہیں؟

(ب) اگر یہ پروگرام ختم کر دیا گیا ہے تو کس بنیاد پر ختم کیا گیا ہے جو طلباء دن میں ملازمت کرتے ہیں شام کی کلاسز میں تعلیم جاری رکھتے تھے، ان کے لئے کیا بندوبست کیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں درج ذیل شعبہ جات میں شام کی کلاسز چل رہی ہیں:

شعبہ اکنامکس، انگلش، لائبریری اینڈ انفارمیشن سائنسز، میڈیا سٹڈیز، پولیٹیکل سائنس، سرائیکی، اردو اینڈ اقبالیات، اپلائیڈ سائیکالوجی، ایجوکیشن، ایجوکیشنل ٹریننگ، فزیکل ایجوکیشن اینڈ سپورٹس سائنسز، سوشل ورک، عربی، مطالعہ پاکستان، شعبہ تاریخ، اسلامک سٹڈیز،

شعبہ قانون، کامرس، کمپیوٹر سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، مینجمنٹ سائنسز، فارمیسی، یونیورسٹی کالج آف کنونشل میڈیسن، یونیورسٹی کالج آف ایگریکلچر اینڈ اینوائرمینٹل سائنسز، یونیورسٹی کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، کیمسٹری، جیوگرافی، ریاضی، فزکس، شماریات، لائف سائنسز، بائیو کیمسٹری اینڈ بائیو ٹیکنالوجی شامل ہیں۔

اس طرح ایوننگ کلاسز میں پڑھنے والے طلباء کی کل تعداد 3919 ہے اور ایوننگ کلاسز کی تعداد 97 ہے۔

نوٹ: یہاں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ پہلے جامعہ میں سال میں ایک مرتبہ داخلے ہوتے تھے جو کہ اب سال میں دو مرتبہ (بہار اور خزاں سمسٹر) ہوتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں جامعہ میں طلباء کی تعداد، آمدنی اور معیارِ تعلیم میں اضافہ ہوا ہے۔

(ب) جامعہ میں شام کی کلاسز کو ختم نہیں کیا گیا جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے۔ صرف ان مضامین کی شام کی کلاسز (35 کلاسز) کو ختم کیا گیا تھا جن میں صبح کے اوقات میں بھی کلاسز ہو رہی تھی۔ جس کی فیس بھی تقریباً دگنی وصول کی جاتی تھی جو والدین پر ایک غیر ضروری بوجھ تھا۔

قوانین کے مطابق پڑھانے والے اوقات (credit hours) سے بھی صرفِ نظر کیا جاتا تھا جس کی HEC اور IUB کے قوانین کے مطابق اجازت نہیں ہے۔

ایسے طلباء جو شام کی کلاسز میں داخل تھے انہوں نے صبح کی کلاسز میں پڑھنا شروع کر دیا ہے جہاں فیس بھی کم ہے اور تعلیم کا معیار بھی بہتر ہے۔

نوٹ: اسی شکایت کی وجہ سے CMIT اپنی تحقیقاتی رپورٹ ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو تقریباً سوا سال قبل جمع کرا چکی ہے۔ جس میں CMIT نے بھی اس معاملے میں کوئی بے ضابطگی نہیں پائی بلکہ جامعہ کے اس اقدام کو سراہا ہے۔

**جناب سپیکر:** کوئی ضمنی سوال ہے؟

**ڈاکٹر سید وسیم اختر:** جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ جو میرے سوال کے جز (الف) کے جواب میں انہوں نے لکھا ہے کہ اسلامیہ یونیورسٹی میں شعبہ جات میں شام کی کلاسز چل رہی ہیں۔ میں بہاولپور سے تعلق رکھتا ہوں اور میری معلومات کے مطابق وہاں پر کوئی ایوننگ کلاس نہیں چل رہی۔ ایوننگ میں جو داخلے ہوئے تھے انہوں نے ان سٹوڈنٹس کو صبح والی کلاسز میں shift کر دیا اس کے بعد ایوننگ

کلاسز کا سلسلہ بالکل گول ہے اور لوگ پریشان ہیں لہٰذا میں اس جواب کو درست ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ ایوننگ کلاسز کے in lieu لوگ وہاں پر اعزازیہ لے رہے ہیں جو کم از کم تنخواہ کے برابر پہنچا ہوا ہے۔ یہاں پر جو fee structure ہے اس حوالے سے last time بھی میں نے raise question کیا تھا۔ Last time جب اس طرح کا سوال آیا تو آپ نے بروقت نوٹس لے کر وائس چانسلر، ہائر ایجوکیشن منسٹر گیلانی صاحب، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ، میں اور آپ بھی وہاں پر موجود تھے تو وہاں اس حوالے سے باتیں ہوئی تھیں۔ اسلامیہ یونیورسٹی میں جرمانے کی شرح اور fee structure بھی پنجاب یونیورسٹی کے مقابلے میں تقریباً ڈگنا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اس وقت آپ سے گستاخی کرتے ہوئے۔ یہ سوال پوچھا تھا کہ بہاولپور کے لوگ زیادہ غریب ہیں یا لاہور کے تو آپ نے فی الفور یہ جواب دے دیا کہ بہاولپور کے لوگ زیادہ غریب ہیں لیکن وہاں فیس سٹرکچر زیادہ ہے۔ ایک بچے کے والد صاحب کھوتا ریڑھی چلاتے تھے انہوں نے اپنے بچے کو آٹھ سمسٹر پر مشتمل بزنس ایڈمنسٹریشن میں ڈگری کروائی تو وہ آٹھ سمسٹر میں سے پانچ سمسٹر میں فیس دیر سے جمع کرواتے رہے لیکن کروادی لہٰذا انہوں نے فی سمسٹر 8 ہزار روپے جرمانہ لیا جس پر میں نے کافی تگ و دو کی لیکن کوئی ماننے کے لئے تیار نہ ہوا۔ اس بچے کا نوکری کے لئے انٹرویو تھا جس کے لئے ڈگری چاہئے تھی تو اُس کے والد نے 40 ہزار روپے قرضہ لے کر ڈگری حاصل کی تھی۔ اسی طرح یہ بھی سوال ہے جس کو میں درست ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں اس لئے میں نے یہ point اٹھایا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: سوال کو یا جواب کو؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جواب کو۔

جناب سپیکر: میں نے کہا کہ شاید آپ سوال کو درست نہیں مان رہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے اس لئے یہ سوال raise کیا تھا کہ ہائر ایجوکیشن کے سیکرٹری صاحب یہاں موجود ہونے چاہئیں کیونکہ یونیورسٹی کا سارا معاملہ اٹھارویں ترمیم کے بعد devolve ہو گیا ہے لیکن کوئی oversight موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں چونکہ PAC کا ممبر بھی ہوں جس میں یونیورسٹیوں کا break up بھی آیا۔ یونیورسٹی کی سنڈیکیٹ جو higher ادارہ ہے اس میں سب آپس میں ملی بھگت کر کے ہاؤس رینٹ اور اپنی مراعات میں اضافہ کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! ذرا ایک منٹ ٹھہریں۔ رانا ارشد صاحب! سیکرٹری ہائر ایجوکیشن کہاں ہیں؟

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اُن سے رابطہ کیا ہے، وہ ہائی کورٹ کے قریب ہیں اور ٹریفک کی blockage کی وجہ سے ابھی نہیں پہنچے۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال کو اُس وقت تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ سوال 8 تاریخ تک pending کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، میں نے 8 تاریخ تک ٹائم نہیں دیا۔ Let him come لہٰذا اس سوال کو سیکرٹری کے آنے تک pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اگر وہ نہ آئے تو پھر 8 تاریخ کو کر دیجئے گا۔

جناب سپیکر: اگر نہ آئے تو پھر کوئی اور بات کروں گا جو آپ سن لیں گے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود صاحب کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 9000 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## ضلع گجرات میں پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے تحت سکولوں کے نام و دیگر تفصیلات

*9000: میاں طارق محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے تحت کتنے سکول چل رہے ہیں ان سکولوں کے نام اور جگہ مع ان کے سٹوڈنٹ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان سکولوں میں ٹیچرز کی تعیناتی کے لئے کیا تعلیمی قابلیت اور معیار ہے؟

(ج) کیا ان سکولوں میں تعینات ٹیچرز مطلوبہ تعلیمی قابلیت اور معیار کے مطابق ہیں؟

(د) ان میں تعینات ٹیچرز کے نام، عہدہ، پتاجات اور تعلیمی قابلیت بتائیں اوران کو تنخواہ کس گریڈ میں دی جارہی ہے؟

(ہ) کیا یہ حکومت کے علم میں ہے کہ ان سکولوں میں زیادہ تر ٹیچرز میٹرک پاس ہیں حکومت اس بابت کیاکارروائی کررہی ہے؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس رُوفن جُولیس):**

(الف) ضلع گجرات میں پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے تحت 122 سکول چل رہے ہیں ان سکولوں میں 27,920 طلباء و طالبات تعلیم حاصل کر رہے ہیں جن کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن مستحق گھرانوں کے بچوں کو مفت اور معیاری تعلیم کی فراہمی کے لئے پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے ذریعے نجی سکولوں کے ساتھ کام کرتی ہے۔ دیگر پرائیویٹ سکولوں کی طرح PEF پارٹنر سکولز اساتذہ کی تعیناتی دستیاب اساتذہ کی روشنی میں خود کرتے ہیں جن کی تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک سے لے کر ایم فل تک ہوتی ہے۔ تاہم پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن ان اساتذہ کی تربیت کا اہتمام وانتظام کرتی ہے۔

(ج) درست ہے۔ ان سکولوں میں تعینات اساتذہ کی تعیناتی پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے قوانین کے مطابق انتظامیہ خود کرتی ہے۔

(د) مذکورہ بالا سکولوں میں ٹیچرز کی تنخواہوں کی ادائیگی سکول انتظامیہ کی ذمہ داری ہے اور ان اساتذہ کا ریکارڈ متعلقہ سکول میں موجود ہوتا ہے۔ اساتذہ کی جملہ تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) پنجاب حکومت کی پہلی ترجیح آؤٹ آف سکول بچوں کا تعلیمی اداروں میں داخلہ یقینی بنانا ہے۔ نجی سکول مالکان مقامی طور پر دستیاب تعلیمی استعداد کے حامل اساتذہ کو اپنے سکولوں میں تعینات کرنے کا اختیار رکھتے ہیں۔ تاہم محکمہ سکول ایجوکیشن کے زیر نگرانی پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن معیار تعلیم کو مزید بہتر کرنے کے لئے مسلسل مانیٹرنگ اور سالانہ کوالٹی ایشورنس

ٹیسٹ کا انعقاد کرتی ہے۔ مزید بر آں PEF اپنے پارٹنر سکولوں کے اساتذہ کے لئے تربیت کا اہتمام بھی کرتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز (ج) میں جواب دیا گیا ہے کہ درست ہے کہ ان سکولوں میں تعینات اساتذہ کی تعیناتی پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے قوانین کے مطابق انتظامیہ خود کرتی ہے۔ اسی طرح جز (د) میں ہے کہ مذکورہ بالا سکولوں میں ٹیچرز کی تنخواہوں کی ادائیگی سکول انتظامیہ کی ذمہ داری ہے اور ان اساتذہ کا ریکارڈ متعلقہ سکولوں میں موجود ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: اس میں Annexure-B بھی موجود ہے جسے دیکھ لیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں اسی پر آتا ہوں۔ میں نے جز (د) میں پوچھا ہے کہ ان سکولوں میں تعینات ٹیچرز کے نام، عہدہ، پتاجات اور تعلیمی قابلیت بتائیں اور ان کو تنخواہ کس گریڈ میں دی جاتی ہے؟ میں نے گجرات کا صفحہ کھولا ہے تو آج اس دور میں اس سٹیج پر دیکھ لیں کہ تمام میٹرک پاس ٹیچرز PEF کے سکولوں میں بچوں کو پڑھانے کے لئے رکھے ہوئے ہیں۔ یہاں پر سیکرٹری سکولز ایجوکیشن بیٹھے ہوئے ہیں تو اللہ کا شکر ہے کہ ہمارے سرکاری سکول کافی بہتر جا رہے ہیں کیونکہ وہاں پر highly qualified ٹیچرز پہنچ چکے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان بچوں کا کیا قصور ہے جو سکول PEF کو دیئے گئے ہیں وہاں پر میٹرک پاس ٹیچرز دیئے جا رہے ہیں لہٰذا اس پالیسی کو review کرنے کا انہوں نے کوئی فیصلہ کیا ہے؟ PEF کے اس معاملے کو serious لیا جائے کیونکہ آج اس دور میں ایک میٹرک پاس ٹیچر بچوں کو کیا پڑھائے گا؟

جناب سپیکر! میں ایک چھوٹی سی بات کرتا ہوں کہ میرے پاس گاؤں والے آ کر کہتے ہیں کہ سکول PEF کو نہ دیں تو میں نے کہا کہ رُک جائیں تو وہ کہتے ہیں کہ بہت اچھا ہے۔ ان لوگوں نے مجھے کہا کہ ہمارے ہی گاؤں کا ایک نالائق میٹرک پاس ٹیچر ہمارے سکول میں لگا دیا ہے اور آپ کہتے ہیں کہ یہ بات ٹھیک ہے۔ یہ سارا ریکارڈ میرے ہاتھ میں ہے جسے آپ دیکھ لیں کیونکہ یہ PEF والا انتہائی

قسم کا issue serious ہے۔ انہوں نے اپنا بزنس چلا لیا ہے اور بچوں کی تقدیر کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ کیا اس پالیسی کو یہ change کرنا چاہتے ہیں یا نہیں کیونکہ یہ سب آپ کے سامنے ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس رُوفن جُولیس): جناب سپیکر! یہ جو تجویز دیتے ہیں کہ PEF کے سکولوں میں highly qualified ٹیچرز ہونے چاہئیں اس سے گورنمنٹ بھی متفق ہے اور PEF بھی متفق ہے لیکن کچھ حالات اس طرح کے ہو جاتے ہیں کہ surroundings میں ہمیں کوئی ایم اے یا ایم فل نہیں ملتا تو پھر جتنے بھی وہاں پر اساتذہ available ہوتے ہیں تو وہ لے لئے جاتے ہیں اور ضروری نہیں کہ سارے میٹرک پاس اساتذہ ہی رکھے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی on the floor of the House یہ کہا تھا کہ یہ ٹیچرز کے attitude پر منحصر ہے۔ جب ہم نرسری کلاس جسے کچی پکی کہا جاتا ہے اُن بچوں کو alphabets پڑھاتے ہیں، counting سکھاتے ہیں یا چند points سکھاتے ہیں تو ادارے جو پرائیویٹ پارٹنرشپ پر لئے گئے ہیں وہ پہلے ٹیچرز کی ٹریننگ کرواتے ہیں اور ان کی monitoring بہت سخت ہے۔ وہ ٹیچرز کو بتاتے ہیں کہ بچوں کو کس طرح سے پڑھانا ہے چاہے وہ ٹیچر میٹرک، ایف اے یا بی اے ہے کیونکہ انتظامیہ نے ہر حال میں اپنا سکول چلانا ہوتا ہے۔ اگر ایک میٹرک پاس ٹیچر وہاں سے میسر ہو کر سکول میں لگ گئی ہے تو کیا وہ بچوں کو points نہیں سکھا سکتی، وہ A,B,C نہیں سکھا سکتی یا وہ الف، ب والا قاعدہ نہیں پڑھا سکتی؟ جب انتظامیہ کی طرف سے ایک monitoring cell اوپر بیٹھا ہے تو وہ ٹیچر بالکل پڑھا لیتی ہے اور اچھا result دیتی ہے۔ کئی میٹرک پاس لڑکیوں کا رویہ اتنا اچھا ہوتا ہے کہ ایم اے سے بھی اچھی ثابت ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری ایک بات جو ہمارے علم میں daily practice میں آئی ہے کہ جو ایم فل یا ایم اے ٹیچرز لیتے ہیں تو وہ اگر پرائمری سیکشن کے اندر پڑھا رہے ہیں تو وہ اپنی job سے satisfy نہیں ہیں۔ وہ اسی کوشش میں ہوتے ہیں کہ ہم اب گورنمنٹ کے ملازم ہو گئے ہیں اس لئے ہم کسی کالج یا ہائر ادارے میں چلے جائیں گے۔ میٹرک، ایف اے یا سادہ بی اے پاس لڑکیاں اگر میسر ہوں تو PEF ضرور آپ کی اس تجویز پر غور کرے گا۔ ہماری سٹینڈنگ کمیٹی برائے ایجوکیشن کی میٹنگ بھی

تھی جس میں ہماری معزز ممبر بشریٰ بٹ نے کہا تھا کہ ہمیں ایک معیار بنانا پڑے گا جس طرح گورنمنٹ کے ٹیچرز کو بھرتی کیا جاتا ہے لہٰذا ہم اس تجویز پر غور کر رہے ہیں۔ شکریہ

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! صرف میں ہی نہیں بلکہ پورا ایوان اس جواب سے مطمئن نہیں ہے۔ وہ بزنس مین آئے ہے اور سستے سے سستے ٹیچرز لے کر پڑھا رہے ہیں۔ جتنے گاؤں میں سکول یہاں پر لکھے ہوئے ہیں اس کی ساری لسٹ میرے پاس موجود ہے کیونکہ ان تمام سکولوں میں ایم اے ٹیچرز بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ صرف سستے ٹیچر لیتے ہیں جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ قوم کا سب سے بڑا issue ہے لہٰذا PEF کے اس issue پر آپ فوری طور پر ایوان کی کمیٹی بنائیں جو اس معاملے کو دیکھے اور آپ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو direction دیں کیونکہ یہ بہت غور طلب مسئلہ ہے۔ ہمارے وہ سرکاری سکول جن کا معیار بہتر جا رہا ہے اور پرائیویٹ سکول نیچے جا رہے ہیں۔ وہاں پر PEF کی وجہ سے ہمارے بچوں کا future بالکل تباہ ہو رہا ہے۔ ایک نالائق میٹرک پاس ٹیچر ستا لے کر سکولوں کو دے دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے تعلیم کا کوئی حال نہیں رہا۔

جناب سپیکر! میں یہ معاملہ آپ پر چھوڑتا ہوں کیونکہ یہ سارا کچھ آپ کے سامنے ہے۔ آپ اس کو غور سے دیکھ لیں لیکن میں اس پر یہ ضرور کہوں گا کہ اس معاملے پر فوری طور پر ایک کمیٹی بنائیں جو کمیٹی ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو direction pass کرے۔

جناب سپیکر: جی، سٹینڈنگ کمیٹی ایجوکیشن already موجود ہے لہٰذا یہ سوال اس کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ کمیٹی اپنی رپورٹ 20 مئی تک دے گی۔

میاں طارق محمود: جی، ٹھیک ہے۔ مہربانی

جناب سپیکر: اگلا سوال ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کا ہے۔

ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 9700 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## سیالکوٹ: گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ڈسکہ میں خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*9700: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ڈسکہ (برائے خواتین) میں لیکچرارز/ پروفیسرز کی کل کتنی اسامیاں ہیں۔ کتنی اسامیاں کون کون سے مضامین کی خالی ہیں؟

(ب) گورنمنٹ کالج فار بوائز ڈسکہ میں لیکچرارز/ پروفیسرز کی کل کتنی اسامیاں ہیں اور کتنی اسامیاں کون کون سے مضامین کی خالی ہیں؟

(ج) کیا دونوں کالجز کے پرنسپل صاحبان نے حکومت کو ان اسامیوں کو پُر کرنے کی خاطر کوئی مراسلہ ارسال کیا ہے یا نہیں، مکمل تفصیلات فراہم کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین ڈسکہ میں کل 50 اسامیاں ہیں جن میں سے 21 اسامیاں پُر ہیں اور 29 اسامیوں پر CTIs کام کر رہے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ PPSC کے تحت انہیں پر کرنے کا عمل جاری ہے۔

(ب) گورنمنٹ ڈگری کالج ڈسکہ میں کل 54 اسامیاں ہیں جن میں سے 39 اسامیاں پُر ہیں اور 15 اسامیوں پر CTIs کام کر رہے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ PPSC کے تحت انہیں پر کرنے کا عمل جاری ہے۔

(ج) محکمہ کو پرنسپل صاحبان کی طرف سے ہر ماہ خالی اسامیوں کی تفصیل فراہم کر دی جاتی ہے۔ حکومت محکمہ کی پالیسی کے مطابق خالی اسامیوں کو پُر کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ایک گرلز اور بوائز کالج ہے۔ ایک کالج میں 21 اسامیاں اور ایک میں 15 اسامیاں خالی ہیں جو کئی سالوں سے ہیں۔ گزشتہ کم از کم آٹھ نو سالوں سے اسی طرح ہے کہ یہ اسامیاں خالی ہیں اور CTIs کے ذریعے کام چلا رہے ہیں۔ اصل وجہ یہ ہے اور ڈیپارٹمنٹ کے لوگ بھی یہاں پر موجود ہیں۔

جناب سپیکر: یہ سوال کالج کے متعلقہ ہے؟

ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کالج کے متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر: سیکرٹری ہائر ایجوکیشن کو پہلے آنے دیں۔ یہ سوال بھی اُس وقت تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ جب وہ آئیں گے تو اسے take up کر لیں گے ورنہ کمیٹی کے سپرد کر دیں گے۔

ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 9495 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## سکولوں میں پھلدار درخت لگانے کی تجویز و دیگر تفصیلات

*9495: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شہروں میں جہاں جگہ موجود نہیں ہوتی اور سکول اپ گریڈ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تو سکول کی عمارت کو کثیر المنزلہ کرنے کی کوئی پالیسی وضع کی گئی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو پالیسی کی تفصیل پیش کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سکولوں میں پھلدار درخت کے پھلوں کو بھی سرکاری طور پر نیلام کرنے کی پالیسی ہے کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کے نتیجہ میں سکول انتظامیہ پھلدار درختوں کو لگانے کی حوصلہ شکنی کرتی ہے کیا حکومت اس پالیسی کو پبلک انٹرسٹ میں تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ پھلدار درخت سکولز میں لگ سکیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس رُوفن جُولیس):

(الف) سرکاری سکولوں کی اپ گریڈیشن کے لئے اُن کی عمارات کو کثیر المنزلہ کرنے کی کوئی پالیسی نہ ہے۔ تاہم اگر کوئی سکول مجوزہ شرائط برائے اپ گریڈ کی تمام شقوں پر پورا اترتا ہو تو اُس سکول کی عمارت پر دوسری منزل تعمیر کی جاسکتی ہے بشرطیکہ اُس سکول کی عمارت کی بنیادیں ڈبل سٹوری بنانے کے اصولوں کے مطابق ہوں۔

(ب) سرکاری سکولوں میں پھلدار درختوں کے پھلوں کو سرکاری طور پر نیلام کرنے کی کوئی پالیسی نہ ہے اگر کسی سکول میں پھلدار درخت موجود ہوں تو سکول کونسل کے ممبران کے تعاون اور مشاورت سے اُن کے پھلوں کی نیلامی کی جاسکتی ہے۔ یہ بات درست نہ ہے کہ سکول انتظامیہ پھلدار درخت لگانے کی حوصلہ شکنی کرتی ہے بلکہ اس امر کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ سکولوں میں دوسری قسم کے درختوں کے ساتھ ساتھ پھلدار درخت بھی لگائے جائیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جس طرح پورے ملک کی آبادی بڑھی ہے اسی طرح شہروں کے اندر بھی آبادی بڑھی ہے۔ شہروں میں یہ ہوتا ہے کہ سکول کو مزید اپ گریڈ کرنے کے لئے یعنی پرائمری کو مڈل، مڈل کو ہائی اور ہائی کو ہائر سیکنڈری کرنے کے لئے محکمہ کی پہلی پالیسی کے تحت زمین درکار ہوتی ہے کہ ہر اپ گریڈیشن کے اوپر اتنی کنال زمین چاہئے جو کہ شہروں میں دستیاب نہیں ہوتی نتیجتاً یہ ایک مشکل صورتحال پیدا ہو جاتی ہے۔ اب انہوں نے admit کیا ہے کہ عمارات کو کثیر المنزلہ کرنے کی کوئی پالیسی نہ ہے۔ حکومت کو یہ پالیسی بنانی چاہئے اور میں اس میں اتنا ضرور add کروں گا کہ اگر یہ پالیسی بنائیں تو یہ پنجاب کے لئے بہتر ہے۔ محکمہ تعمیرات کے آرکیٹیکچر مری کے لئے بھی وہی ڈیزائن بنا دیتے ہیں جو چولستان کا ڈیزائن ہوتا ہے یعنی مری کا موسم کیسا ہے اور چولستان کا موسم کیسا ہے اور ہسپتالوں کے ساتھ بھی یہی ہوتا ہے۔ بہرحال میں پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے یہ چاہتا ہوں کہ اس بارے میں کوئی پالیسی وضع کی جائے اور کوئی اچھی تجویز دی جائے۔

جناب سپیکر: پالیسی آپ نے بنانی ہوتی ہے۔ وہ تو بات کریں گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! نہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ حکومت کو represent کر رہی ہیں ناں تو وہی بنائیں گی۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس رُوفن جُولیس): جناب سپیکر! اب جو کثیر المنزلہ نئے سکولز اور کالجز بن رہے ہیں جہاں پر کافی رقبہ بھی ہے تو وہاں پر حکومت ڈبل سٹوری یعنی کثیر المنزلہ عمارتیں بنا رہی ہے۔ یہاں پر اگر کسی سکول میں بچوں کی بہت زیادہ تعداد ہو گئی ہے تو اس کی بنیاد اور نقشے کو دیکھنا پڑے گا۔ اگر اس کی بنیاد کمزور ہے یا ایک ہی بلڈنگ بن سکتی ہے۔ جو سکولز پہلے سے چل رہے ہیں یا پرانی عمارتیں ہیں تو پھر وہاں پر دوسری بلڈنگ بنانا تو خطرہ ہی ہو گا ناں۔ ڈاکٹر صاحب کی تجویز بہتر ہے اور نئی بلڈنگز جو بن رہی ہیں وہاں پر ڈبل سٹوری کا نقشہ دے رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس کو contest نہیں کرتا اور صرف اتنی humble request اس سوال کے توسط سے کر رہا ہوں کہ اس بارے میں کوئی قابل عمل پالیسی بنائی جائے اور جب بلڈنگز کے ڈیزائن بنائیں تو مری و شمالی علاقہ جات اور چولستان، بہاولپور اور ڈی جی خان کے موسم کو سامنے رکھ کر بنائے جائیں جو کہ بہتر ہو کیونکہ جواب میں لکھا ہے کہ سکول کی عمارت پر دوسری منزل تعمیر کی جا سکتی ہے بشرطیکہ اُس سکول کی عمارت کی بنیادیں ڈبل سٹوری بنانے کے اصولوں کے مطابق ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: یہ capacity کے حساب سے ہے کہ ڈبل سٹوری بلڈنگ بن سکتی ہے یا نہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ڈبل سٹوری بنائیں۔ اب اگر سکول میں بچوں کی تعداد بڑھ گئی ہے اور بلڈنگز کی بنیاد کمزور ہے جس پر دوسری منزل نہیں بن سکتی تو بچے کہاں جائیں گے؟ یہ سوال تو پیدا ہو جاتا ہے ناں اس لئے میں یہ نہیں کہتا کہ اب تک کیوں نہیں ہوا بلکہ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اب اس کے بارے میں کوئی قابل عمل پالیسی وضع کریں۔ ماشاء اللہ اب دن تو تھوڑے ہی حکومت کے رہ گئے ہیں لیکن کوئی پالیسی وضع ہو جانی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی عرض کروں کہ میں اس وقت سیکرٹری سکولز سے متاثر ہوں وہ بہت اچھے اور visionary آدمی ہیں جو کہ یہ کام کر سکتے ہیں تو حکومت اس کو take up کرے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس رُوفن جُولیس): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب کی اچھی تجویز ہے اور ان کی اس تجویز پر ضرور عملی جامہ پہنایا جائے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جز (ب) پر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں عملی بات کر رہا ہوں ظاہر ہے کہ ہم عوام کے اندر موجود ہوتے ہیں تو ہیڈ ماسٹر صاحبان بالعموم پھلدار درختوں کو سکولوں میں لگانے کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں کیونکہ انہیں یہ پریشانی لاحق ہو جاتی ہے کہ پھل کا ٹھیکہ کریں گے اور اس کا نیلام کریں گے۔ چونکہ پھل بچے توڑ کر لے جائیں گے تو اس طرح کی وہاں پر کیفیت ہوتی ہے اور میں یہاں پر بھی یہ بات آپ کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں تو اس حوالے سے بھی کوئی سوچ سمجھ کر پالیسی بنائیں اور انہیں open کریں کہ پھلدار درخت لگایا کریں کیونکہ اس سے بچوں کی teaching ہوتی ہے کہ یہ اس پھل کا درخت ہے اور وہ اس پھل کا درخت ہے۔ اس طرح کا کوئی معاملہ کریں کیونکہ میں جو عملی مشکل براہ راست جانتا ہوں وہ میں نے عرض کی ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس رُوفن جُولیس): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب کی تجاویز ہمیشہ اچھی ہوتی ہیں اور سیکرٹری سکولز بھی سن رہے ہیں تو ایسا ہی ہو گا لیکن اصل چیز یہ ہے کہ ایسے درخت لگائے جائیں جن سے بچوں کو سایہ ملے۔ ایسے درخت لگائیں چاہے وہ پھلدار نہ بھی ہوں لیکن خوب صورت نظر آتے ہوں۔ ملتان وغیرہ کا علاقہ تو آم کے حوالے سے مشہور ہے تو اگر ایک آدھا درخت آم کا بھی لگ جائے تو اچھا پھل دے گا جس سے بچے بھی خوش ہو جائیں گے لیکن بچے تنگ بہت کرتے ہیں چاہے کتنی بڑی بھی ان کے اوپر پابندی لگائی جائے۔ سایہ فراہم کرنا ہمارا مقصد ہے، باغ بنانا ہمارا مقصد ہے، پھول اور پودے لگانا ہمارا مقصد ہے لیکن اگر آپ کہتے ہیں تو جہاں جہاں چاہتے ہیں آپ آم کے درخت لگا لیں۔ شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! نہیں، یہ ٹھیک ہے کہ آپ کی باتیں بھی اپنی جگہ درست ہیں لیکن میں جو بات عرض کر رہا ہوں کہ حکومت کی طرف سے یہ notify ہونا چاہئے کہ اگر پھلدار درخت ہیں تو

ان کی نیلامی وغیرہ کے چکروں میں ہیڈ ماسٹر کو نہ ڈالیں کیونکہ وہ پریشان ہو جاتا ہے۔ جو لگا ہوا ہے لگنے دیں۔ بس میں چاہتا ہوں کہ وہاں ایسا ماحول ہو۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جُولیس): جناب سپیکر! جب سے سکول کونسلیں بنی ہیں تو یہ ان کی مرضی سے ہوتا ہے۔ آپ اپنے حلقے میں سکولوں میں بنی ہوئی کونسلوں میں تجاویز دے دیں اور پھلدار درختوں کی monitoring بھی کر لیں کہ جو جو درخت لگوانا چاہتے ہیں وہ لگوا لیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کا ہائر ایجوکیشن کے حوالے سے ہے لیکن سیکرٹری صاحب شاید کہیں راستے میں ہیں اور پتا نہیں وہ راستہ بھول گئے ہیں یا کہیں راستے میں کہیں کسی نے روک لیا ہے تو ان کے آنے تک اس سوال کو pending کرتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے اس سوال کو pending کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال کو سیکرٹری ہائر ایجوکیشن کے آنے تک pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 9647 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## ضلع اوکاڑہ میں اسسٹنٹ ایجوکیشن افسران کی بھرتی کی تفصیلات

*9647: محترمہ شُنیلا رُوت: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم ضلع اوکاڑہ نے مورخہ 10۔ نومبر 2016 کو اشتہار اخبار روزنامہ "ایکسپریس" لاہور برائے بھرتی اسسٹنٹ ایجوکیشن افسران دیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کیٹیگری کے لئے تمام ماسٹر ڈگری ہولڈر کو اہل قرار دیا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بی ایس سی انجینئرنگ چار سالہ کورس جو کہ ایم ایس سی کے برابر ہے لیکن ضلع اوکاڑہ کے علاوہ پورے صوبہ میں اس ڈگری ہولڈر کو اس اسامی پر تعینات کیا گیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ تعلیم ضلع اوکاڑہ کے افسران نے من مانی کرتے ہوئے بی ایس سی انجینئرنگ، فارماڈی اور DVM ہولڈر کو اس اسامی کے لئے نااہل قرار دیتے ہوئے فارغ کر دیا ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا فیصلے کو کمپلینٹ ریڈکشن سیل نے غلط قرار دیا اور مذکورہ بالا کیٹیگری کے حامل امیدواروں کو اہل امیدواروں کی لسٹ میں شامل کرنے کو کہا؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلعی تعلیمی افسران اوکاڑہ نے مذکورہ فیصلے کی وضاحت کے لئے بذریعہ میمو نمبر 4065/ ریکروٹمنٹ مورخہ 29۔جون 2017 کو مراسلہ بنام سیکرٹری سکولز ایجوکیشن بھیجا جس کا آج تک جواب نہیں ملا اگر ہاں تو کیا حکومت ان امیدواروں کو اہل امیدواروں کی فہرست میں شامل کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس رُوفن جولیس):**

(الف) درست ہے۔ بمطابق ریکروٹمنٹ پالیسی 17-2016 اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسرز کی بھرتی کا اشتہار شعبہ تعلیم ضلع اوکاڑہ کی جانب سے دیا گیا۔

(ب) درست ہے۔ بھرتی پالیسی 2016 میں مذکورہ کیٹیگری کے لئے تمام ماسٹرز ڈگری ہولڈرز کو اہل قرار دیا گیا تھا۔

(ج) بی ایس سی انجینئرنگ اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسرز کی تقرری کے لئے مطلوبہ تعلیمی قابلیت نہ ہے۔ اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسرز کے لئے مطلوبہ تعلیمی قابلیت کسی بھی سبجیکٹ میں ماسٹر ڈگری کا ہونا ہے اسی فیصلے کو رٹ پٹیشن نمبر 63185/17 لاہور ہائی کورٹ لاہور میں سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے اپنے آرڈر مورخہ 28.08.2017 میں برقرار رکھا ہے۔

(د) اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسرز کی اسامی کے لئے مطلوبہ قابلیت کسی بھی مضمون میں ماسٹر ڈگری ہے لہٰذا بی ایس سی انجینئرنگ کی بنیاد پر درخواست مسترد کرنا Justified ہے۔

(ہ) درست ہے۔ ڈویژنل کمپلینٹ سیل ساہیوال نے مذکورہ ڈگری ہولڈرز کو شامل کرنے کا کہا تھا تاہم 18-2017 کی بھرتی پالیسی کے مطابق مطلوبہ تعلیمی قابلیت رکھنے والے امیدواروں کو بطور اے ای او تعینات کیا گیا اور 17-2016 کی بھرتی پالیسی کوری پلیس کیا گیا۔ پالیسی کی کاپی (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) درست ہے۔ سی ای او (ڈی ای اے) اوکاڑہ کی جانب سے جون 2016 سیکرٹری، محکمہ سکول ایجوکیشن کو مراسلہ بھیجا گیا جس میں اے ای او کی تعیناتی کے بارے میں وضاحت کی استدعا کی گئی تاہم اسی دوران نئی بھرتی پالیسی برائے سال 18-2017 نافذ العمل ہو گی جس کے تحت تمام تقرریاں ہو چکی ہیں اور AEO کی کوئی پوسٹ خالی نہ ہے۔ نئی پالیسی میں اے ای او کی اسامی کے لئے مخصوص مضامین میں ماسٹر ڈگری ہولڈرز کو اہل قرار دیا گیا ہے جبکہ بی ایس سی انجینئرنگ، فارماڈی اور DVM ہولڈرز مذکورہ اسامی کے لئے درخواست دینے کے مجاز نہ ہیں۔ پالیسی 18-2017 کی کاپی (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جواب سے مطمئن ہیں؟ بڑی بات ہے۔ اگلا سوال نمبر 9729 میاں محمد رفیق کا ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ آج انہیں کیا ہو گیا ہے وہ آج آئے کیوں نہیں؟ اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 9744 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## صوبہ کے سکولوں میں تشدد کرنے والے اساتذہ کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*9744:ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ کے سکولوں میں تشدد اور مار کٹائی کے واقعات پر محکمہ سکولز ایجوکیشن نے کوئی کارروائی کی ہے؟

(ب) کیا اس کے سدباب کے لئے محکمہ کوئی مؤثر عملی اقدامات اٹھائے کا ارادہ رکھتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس رُوفن جُولیس):

(الف) محکمہ سکول ایجوکیشن نے سکولوں میں طلبہ پر تشدد اور جسمانی سزا کے خاتمے کے لئے واضح ہدایات بذریعہ لیٹر نمبر DD(M)Misc-2011 مورخہ 17.12.2011 جاری کر رکھی ہیں۔ مزید یہ کہ ماضی میں بھی بذریعہ لیٹر نمبر PS/SS(S)Misc/2005/127 مورخہ 14.12.2005 جاری کردہ سپیشل سیکرٹری سکولز ہدایات اردو زبان میں جاری کی گئی تھیں جن کے مطابق تمام سربراہانِ ادارہ ومالکان سرکاری ونجی سکولوں کو پابند کیا گیا کہ وہ سکولوں کے مرکزی دروازوں پر نصب شدہ بورڈ پر جسمانی تشدد پر پابندی کی ہدایات تحریر کروائیں۔ لیٹر کی کاپی (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید برآں محکمہ سکول ایجوکیشن کی جانب سے نوٹیفکیشن نمبر DD(M)/Child Protection/2018 مورخہ 23.01.2018 کے تحت جسمانی سزا کی مکمل تشریح / وضاحت کے ساتھ مزید ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ جس کے مطابق بچوں پر سزا لاگو کرنے والے اساتذہ و دیگر متعلقہ اتھارٹیز کے خلاف سزا کے احکامات جاری کئے گئے ہیں ان تمام جاری کردہ احکامات پر عملدرآمد کرتے ہوئے متعلقہ اضلاع کی ایجوکیشن اتھارٹیز شکایات کی صورت میں طلباء پر تشدد کرنے والے اساتذہ کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کرتی ہیں۔ لیٹر کی کاپی (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ سکول ایجوکیشن کی جانب سے تمام پرائیویٹ / سرکاری سکولوں سے جسمانی سزا کے مکمل خاتمے کا پلان جاری کیا گیا ہے اور مؤثر عملی اقدامات اُٹھائے جا رہے ہیں جن کے نتیجے میں سکولوں سے جسمانی سزا کے خاتمے میں مدد ملی ہے۔ بچوں پر تشدد کرنے والے اساتذہ

کے خلاف متعلقہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹیز فوری طور پر عمل کرتے ہوئے قانون کے مطابق کارروائی کرتی ہیں۔

**جناب سپیکر:** کوئی ضمنی سوال ہے؟

**ڈاکٹر نوشین حامد:** جناب سپیکر! جز (ب) میں جواب ہے کہ جسمانی سزا کو ختم کرنے کے لئے مؤثر عملی اقدامات اٹھائے جارہے ہیں تو میں یہ پوچھوں گی کہ وہ کون سے عملی اقدامات ہیں کیونکہ لکھا نہیں ہوا کہ کون سے عملی اقدامات کئے ہیں اور ان اقدامات کی وجہ سے کتنے teachers کو سزائیں ہوئیں یا ان اقدامات کے کیا نتائج آئے ہیں؟

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر! پریس گیلری خالی ہے ذرا اسے بھی چیک کروالیں۔

**جناب سپیکر:** پریس گیلری میں تو صحافی بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ آپ کو نظر نہیں آتے ہوں گے اس لئے آپ تھوڑا سا رخ اُدھر کر کے دیکھ لیں شاید نظر آجائیں۔

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر! جی، نظر آگئے ہیں۔

**جناب سپیکر:** جی، ڈاکٹر صاحبہ!

**ڈاکٹر نوشین حامد:** جناب سپیکر! جن عملی اقدامات کا انہوں نے ذکر کیا ہے ان کے متعلق بتادیں کیونکہ 2011 میں بھی ایک نوٹیفکیشن ہوا تھا، اس کے بعد 2015 میں بھی ہوا اور 2018 میں بھی نوٹیفکیشن ہوا تھا تو یہ صرف نوٹیفکیشنز کی حد تک ہی اقدامات ہیں لیکن مجھے عملی اقدامات کہیں نظر نہیں آئے کیونکہ ہم آج بھی دیکھتے ہیں کہ سکولوں میں تشدد کے واقعات اور خاص طور پر سپیشل بچوں کے ساتھ تشدد کے واقعات ہوئے ہیں تو عملی اقدامات کا بتائیں کہ کیا کسی کو ابھی تک کوئی سزا ہوئی ہے؟

**جناب سپیکر:** جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

**پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس رُوفن جُولیس):** جناب سپیکر! میں ڈاکٹر صاحبہ کے سوال پر خوش ہوں کہ انہوں نے اچھا سوال کیا ہے۔ حکومت کی zero tolerance کی پالیسی ہے۔ کوئی ٹیچر اگر کسی بچے پر تشدد کرتا ہے تو اسے فوری طور پر فارغ کر دیا جاتا ہے، باقاعدہ اس کی

انکوائری لگتی ہے اور بچے کا میڈیکل ہوتا ہے لیکن اسی دن سے جس دن تشدد کا واقعہ ہوتا ہے۔ وہ ٹیچر سکول میں نہیں آسکتا اسے فارغ کر دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! جو دوسری بات پوچھی کہ اب کیا ہوا ہے؟ پرائیویٹ سکول ہوں یا سرکاری سکول ان کے باہر پینٹ کرکے لکھ دیا جاتا ہے کہ "مار نہیں پیار" یہ ہر سکول کے باہر لکھا جاتا ہے۔ بچوں کو پیار سے سمجھایا جاتا ہے اور اس کی ہیلپ لائن بھی دی ہوئی ہے کہ اگر کسی بچے پر تشدد ہوتا ہے تو اطلاع دی جائے اور اطلاع ملنے پر پھر حکومت اس پر اقدامات کرتی ہے۔ میں یہاں دوسری بات یہ بتانا چاہتی ہوں کہ اس وقت 53 ہزار سکولوں میں ساڑھے چار لاکھ ٹیچرز ہیں۔ ہم جتنا بھی کنٹرول کریں ہر سال کسی نہ کسی سکول میں دس بارہ ٹیچر اس قسم کے آجاتے ہیں جو loose tempered ہوتے ہیں لیکن ہم ان کو tolerate نہیں کرتے اور ان کو فوراً فارغ کر دیا جاتا ہے۔ بہت سے اساتذہ PEEDA Act 2006 میں گئے ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں ان کے اقدامات کو تو appreciate کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ نے پوچھا ہے کہ کیا کسی کو سزا ہوئی ہے اگر آپ کے پاس detail ہے تو بتا دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس رُوفن جُولیس): جناب سپیکر! یہ ضمنی سوال ہے انہوں نے اس کی تفصیل نہیں مانگی لیکن ان کو تفصیل دے دی جائے گی۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا یہ سوال "عملی اقدامات" میں cover ہو جاتا ہے۔ سوال تھا کہ کون سے عملی اقدامات کئے ہیں؟ اس کا جواب تو یہ ہونا چاہئے تھا کہ اتنے اتنے ٹیچرز کو اس کی خلاف ورزی کرنے پر فارغ کیا گیا ہے۔ یہ ضمنی سوال تو نہیں ہے یہ میرے سوال میں included ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات جس کا ذکر پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے کیا ہے کہ "مار نہیں پیار" ہر سکول میں لکھ کر لگایا ہوا ہے۔ میں نے گورنمنٹ کے بہت سارے سکول ایسے دیکھے ہیں جہاں پر یہ تحریر آویزاں نہیں ہے۔ یہ آرڈر تو چلا گیا ہے مگر اس پر implementation نہیں ہے مجھے تو سرکاری سکولوں کی majority میں یہ نظر آتا ہے کہ یہ تحریر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! اس پر سختی سے عملدرآمد کرایا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! اس پر ضرور کارروائی ہوگی۔ اگر پرائیویٹ سکولوں میں بھی تشدد ہوتا ہے تو ہم اس کی رجسٹریشن کینسل کر دیتے ہیں۔ گورنمنٹ اتناzero toleranceکی پالیسی پر عمل کرتی ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! zero toleranceکی پالیسی تو ٹھیک ہے مگر ابھی تک مجھے تو کوئی ایک ٹیچر اس کے اوپر فارغ ہوتا نظر نہیں آیا، کوئی ایک سکول بند ہوتا نظر نہیں آیا پھر یہ عملی اقدامات کیا ہیں؟ یا تو یہ practicallyدکھائیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! اس پر پوری طرح عملدرآمد کرائیں۔ اگلا سوال نمبر 9776 چودھری محمد اشرف کا ہے یہ ہائر ایجوکیشن سے متعلق ہے اس سوال کو بھی pendingکیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر9757 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگر وہ وقفہ سوالات کے دوران تشریف لے آئیں تو ان کا سوال take upکر لیا جائے گا۔ اگلا سوال چودھری محمد اشرف کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں ان کےbehalfپر ہوں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کے دو سوال ہو چکے ہیں اب آپ سوال نہیں کر سکتے لہٰذا سوال نمبر 9765کوdispose ofکیا جاتا ہے اور سوالات بھی ختم ہوئے۔ شکریہ

## نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

### ساہیوال محکمہ سکولز ایجوکیشن کے ماتحت سکولوں کے لئے فرنیچر کی خریداری سے متعلقہ تفصیلات

*9440: **محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں:** کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال17-2016 کے دوران محکمہ سکولز ایجوکیشن ساہیوال نے کتنا فرنیچر کہاں کہاں سے خرید کیا؟

(ب) کیا فرنیچر کی خرید کے لئے اخبارات میں اشتہار دیا گیا تو ان اخبارات کے نام و تاریخ بتائیں؟

(ج) کیا فرنیچر کی خریداری کے لئے کوئی کمیٹی بنائی گئی تھی تو اس کمیٹی میں شامل ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل بتائیں؟

(د) یہ فرنیچر کس کس سکول کو فراہم کیا گیا اور کتنی تعداد میں کون کون سی آئٹم فراہم کی گئی؟

**وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):**

(الف) سال17۔2016 کے دوران محکمہ سکولز ایجوکیشن ضلع ساہیوال نے فرنیچر خرید نہیں کیا۔

(ب) جواب (الف) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) ایضاً

(د) ایضاً

### پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے سال17۔2016 کے بجٹ اور مسنگ فسیلٹیز سے متعلقہ تفصیلات

*9442: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے سال 17-2016 صوبہ میں تعلیم کے فروغ کے لئے کیا اہداف طے کیا تھا تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) سال 17-2016 میں پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا ڈویلپمنٹ و نان ڈویلپمنٹ بجٹ کتنا رکھا گیا تھا؟

(ج) ضلع ساہیوال میں پرائمری / مڈل / ہائی سکولز میں missing facilities کے لئے کتنا بجٹ سال 17-2016 میں رکھا گیا نیز کتنا بجٹ سال 17-2016 میں خرچ کیا گیا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع میں بلا معاوضہ معیاری تعلیم کے فروغ کے لئے پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے ذریعے پارٹنر سکولوں کو مالی معاونت فراہم کر رہی ہے۔ سال 17۔2016 میں باقاعدہ تعلیم کے حصول کے لئے پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے اپنے وابستہ سکولوں میں 23,50,000 بچوں کے داخلہ کا طے شدہ ہدف حاصل کیا۔ مزید بر آں تمام داخل ہونے والے بچوں کی ماہانہ ٹیوشن فیس اور مفت نصابی کتب کی فراہمی کو یقینی بنایا گیا۔ تعلیم کے فروغ کے لئے پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے اساتذہ / ہیڈ ٹیچر کی پیشہ ورانہ تربیت کروانے کے لئے کانٹی نیوئس پروفیشنل ڈویلپمنٹ پروگرام (CPDP) کا شعبہ قائم کر رکھا ہے جس میں ٹیچر ڈویلپمنٹ پروگرام اور سکول لیڈر شپ ڈویلپمنٹ پروگرام شامل ہیں۔ اس پروگرام کا بنیادی مقصد پیف سے الحاق شدہ / منسلک سکولوں کے طلباء کو بہتر اور تربیت یافتہ اساتذہ کی فراہمی ہے۔

(ب) سال 17۔2016 میں حکومت پنجاب کی جانب سے پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کو مبلغ 17۔ ارب روپے ڈویلپمنٹ بجٹ کی مد میں فراہم کئے گئے جبکہ نان ڈویلپمنٹ بجٹ کی مد میں کوئی رقم فراہم نہ کی گئی۔

(ج) ضلع ساہیوال میں مالی سال17-2016 کے دوران پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی کے لئے94.120 ملین روپے مختص کئے گئے جس میں سے 58.602 ملین روپے خرچ ہوئے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

| نام سکیمز | کل مختص بجٹ | خرچ |
|---|---|---|
| 1۔ تعمیر چاردیواری34 سکیمیں | 89.180 ملین | 56.204 ملین |
| 2۔ ٹائلٹ بلاک 13 سکیمیں | 4.940 ملین | 2.398 ملین |
| میزان | 94.120 ملین | 58.602 ملین |

## لاہور پی پی-159 میں پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کی تعداد اوران کی عمارات کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*9757: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-159 لاہور میں کتنے پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکول (بوائز و گرلز) کہاں کہاں کس کس نام سے چل رہے ہیں؟

(ب) کتنے سکولز کی عمارات اپنی اور کتنے سکولز پرائیویٹ جگہوں پر چل رہے ہیں کتنے سکولز کی عمارات نہیں ہیں اور کتنے سکولز کی عمارات ناکافی ہیں؟

(ج) اس حلقہ کے سکولوں میں طالب علموں اور ٹیچرز کی تعداد سکول وار بتائیں؟

(د) کس کس سکول میں ٹیچرز کی کس کس عہدہ اور گریڈ کی اسامی خالی ہے؟

(ہ) ان سکولوں میں سال17-2016اور18-2017 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی ہے تفصیل سکولز وار بتائیں؟

(و) کتنے سکولز کی عمارات ان سالوں کے دوران تعمیر کی گئی ہے سکولز کے نام بتائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی-159 لاہور میں سرکاری سکولوں کی کل تعداد116 ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

| بوائز | تعداد | گرلز | تعداد | میزان |
|---|---|---|---|---|
| پرائمری سکولز | 47 | پرائمری سکول | 41 | 88 |
| مڈل سکول | 05 | مڈل سکول | 07 | 12 |
| ہائی سکول | 09 | ہائی سکول | 07 | 16 |
| ہائر سیکنڈری سکول | -- | ہائر سیکنڈری | -- | -- |
| میزان | 61 | میزان | 55 | 116 |

مذکورہ بالا سکولوں کے نام وپتاجات کی تفصیل(Annex-A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس حلقہ میں کوئی بھی سکول پرائیویٹ جگہوں پر نہیں چل رہاہے۔اور تمام سکولوں کی اپنی عمارات ہیں۔کسی بھی سکول کی عمارت ناکافی نہ ہے۔

(ج) حلقہ پی پی-159 کے سرکاری سکولوں میں طالب علموں اور اساتذہ کی سکول وار تعداد (Annex-B)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) حلقہ پی پی-159 کے سرکاری سکولوں میں اساتذہ کی198اسامیاں خالی ہیں۔تفصیل (Annex-C)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) حلقہ پی پی-159کے سرکاری سکولوں میں مالی سال17-2016اور18-2017کے دوران درج ذیل رقوم فراہم کی گئیں۔

| لیول | رقم برائے17-2016 | رقم برائے18-2017 |
|---|---|---|
| پرائمری | 17,629,828 | 4,407,457 |
| مڈل | 6,459,500 | 1,614,875 |
| ہائی | 19,146,960 | 4,786,740 |
| میزان | 43,236,288 | 10,809,072 |

فراہم کردہ رقم کی سکول وار تفصیل(Annex-D)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) ان سالوں کے دوران مندرجہ ذیل دو سکولوں میں اضافی کمرہ جات کی تعمیر منظور ہوئی۔

1۔ گورنمنٹ گرلز مڈل سکول ننگر 2۔ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول کیجالاء

## گجرات پی پی-112 میں سکولوں کی تعداد اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*9765: چودھری محمد اشرف: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔112 گجرات میں کتنے پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز (بوائز و گرلز) کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے سکولز کی عمارات نہ ہیں؟

(ج) کتنے سکولز کی عمارات طالب علموں کی تعداد کے مطابق نہ کافی ہیں؟

(د) کس کس سکول میں ٹیچرز کی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں؟

(ہ) ان کے سال 17-2016 اور 18-2017 کے بجٹ میں کتنی رقم فراہم کی گئی تھی کتنی خرچ ہوئی اور کتنی lapse ہوئی؟

(و) ان کی missing facilities کون کون سی ہیں یہ سہولیات کب فراہم کی جائیں گی اور خالی اسامیاں کب تک پُر کی جائیں گی اور عمارات کب تک تعمیر ہوں گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی۔112 گجرات میں کل 197 سرکاری سکولز ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

| | | | |
|---|---|---|---|
| گرلز پرائمری | 97 | بوائز پرائمری | 41 |
| گرلز ایلیمنٹری | 11 | بوائز ایلیمنٹری | 14 |
| گرلز ہائی سکول | 18 | بوائز ہائی سکول | 16 |
| گرلز ہائر سیکنڈری سکول | 02 | بوائز ہائر سیکنڈری سکول | -- |

مندرجہ بالا سکولوں کی جائے مقام کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پی پی۔112 گجرات میں کوئی سکول ایسا نہ ہے جس کی عمارت نہ ہو۔

(ج) پی پی۔112 گجرات میں 32 سکولز ایسے ہیں جن میں اضافی کمرہ جات کی ضرورت ہے۔

(د) حلقہ پی پی۔112 گجرات کے جن سکولوں میں اساتذہ کی کمی تھی وہاں حالیہ بھرتی کے بعد اساتذہ تعینات کر دیئے گئے ہیں۔ اب ان سکولوں میں اساتذہ کی کمی نہ ہے۔

(ہ) سال17۔2016کے دوران پی پی۔112 گجرات کے سکولوں کے لئے5.732 ملین روپے مختص کئے گئے جو کہ خرچ کئے جا چکے ہیں۔سال18۔2017 میں ان سکولوں کے لئے 2.596 ملین روپے مختص کئے گئے جو ان سکولوں کی بہتری کے لئے استعمال کئے جارہے ہیں جبکہ کوئی رقم lapse نہ ہوئی ہے۔

(و) پی پی۔112 گجرات میں 32 سکولز ایسے ہیں جن میں اضافی کمرہ جات درکار ہیں۔یہ اضافی کمرہ جات آئندہ ترقیاتی منصوبہ19۔2018کے دوران تعمیر کر دیئے جائیں گے۔اس کے علاوہ ان سکولوں میں کوئی مسنگ فسیلٹیز نہ ہیں۔حالیہ بھرتی کے بعد مذکورہ حلقہ کے سکولوں میں خالی اسامیاں پُر کر دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن! آپ بتائیں کہ آج سیکرٹری ہائر ایجوکیشن کیوں نہیں آئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ویسے تو He has always been very regular اور وہ ہر دفعہ آتے ہیں He might has got some issues. میری گزارش ہو گی کہ آپ ہائر ایجوکیشن سے related سارا ایجنڈا pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: میں pending ایسے نہیں کروں گا۔ آپ سیکرٹری ہائر ایجوکیشن کو اس معزز ایوان کی طرف سے اور میری طرف سے displeasure دیں۔ہائر ایجوکیشن سے متعلقہ تمام سوالات کو مورخہ 8۔مئی 2018 تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں محمد اسلم اقبال!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے چند دن پہلے direction دی تھی جب میں نے ایک مسئلہ اٹھایا تھا کہ سمن آباد اور اس کے قرب وجوار کی مین روڈز پر جہاں گرلز سکول ہے، بچوں کا سکول ہے، بڑوں کا سکول ہے، ڈسپنسری ہے اور گراؤنڈ بھی ہے وہاں بہت زیادہ گند اور ملبہ پڑا ہوا ہے۔میں نے اس کی تصویریں اب پھر دوبارہ منگوائی ہیں۔نیشنل بنک کالونی کے اردگرد بھی ملبہ پھینک دیا گیا ہے۔آپ

کی Chair نے direction دی تھی کہ within eight days اس کی compliance کر کے اسمبلی کو دی جائے۔ متعلقہ محکموں کو لیٹر بھی لکھے گئے ہیں لیکن بات وہی ہے کہ اسمبلی کی بے توقیری جو متعلقہ ڈیپارٹمنٹس کر رہے ہیں مجھے اس کی سمجھ نہیں آ رہی ہے۔ اگر آپ کی Chair یہ direction بھی دے پھر اس پر کام نہ ہو، کام جائز ہو اور اس میں کوئی دوسرا مسئلہ بھی نہ ہو تو پھر یہ سوچنے والی بات ہے کہ ہم نے یہاں آ کر کرنا کیا ہے؟

جناب سپیکر! میری request ہے کہ Chair ابھی متعلقہ تمام ڈیپارٹمنٹ کے heads کو direction دے کہ وہ یہاں پر آئیں اور آپ کے چیمبر میں اس کی hearing ہو تا کہ اس مسئلے کو حل کیا جائے۔ یہ مفاد عامہ کا معاملہ ہے۔ آپ direction دیں کہ ابھی سارے یہاں پہنچیں تا کہ انہیں احساس ہو کہ اسمبلی کی طاقت کیا ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: میں ان کو آج تو نہیں بلاؤں گا۔ متعلقہ تمام محکموں کے heads کو بروز پیر مورخہ 7- مئی 2018 دوپہر ایک بجے میرے چیمبر میں بلایا جائے۔ میاں محمد اسلم اقبال! آپ بھی وہاں تشریف لائیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! تمام محکموں کے نمائندوں کو بلایا جائے کیونکہ وہ ایک دوسرے پر ملبہ ڈال رہے ہیں۔ ایک کہتا ہے کہ محکمہ ہاؤسنگ کرے گا دوسرا کہتا ہے کہ ایل ڈی اے کرے گا اور وہ کہتا ہے کہ یہ کارپوریشن کرے گی۔

جناب سپیکر: 7- مئی کو تمام محکموں کے heads کو بلایا جائے گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! شکریہ

## رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جناب جاوید اختر مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

## مسودہ قانون ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2018 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

**جناب جاوید اختر:** جناب سپیکر! میں

The Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority Bill 2018 (Bill No. 20 of 2018)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

**جناب سپیکر:** آپ نے رپورٹ تو پیش کر دی ہے کیا کوئی اچھی بات بھی ہوئی ہے اور اس کو پاس کر دیا ہے؟

**جناب جاوید اختر:** جناب سپیکر! ہم نے پاس کر دیا ہے۔

## رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

**جناب سپیکر:** جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ پہلے تو آپ یہ بتائیں کہ آپ نے کیا کیا ہے جو 31۔ مئی تک توسیع لے رہے ہیں؟ آپ کو 31۔ مئی تک توسیع نہیں دی جائے گی بلکہ 28۔ مئی تک توسیع دی جا سکتی ہے۔ اگر آپ اتنا کر سکتے ہیں تو کر لیں۔

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر! آپ نے بہت اچھا سوال کیا ہے کہ اس کمیٹی نے کیا کیا ہے؟ اس میں سوال یہ کیا گیا تھا کہ گاڑیاں جعلی رجسٹرڈ ہوئی ہیں اور الحمدللہ آپ کی supervision میں کمیٹی نے وہ جعلی گاڑیاں probe کی ہیں اور جو آفیشلز ملوث تھے محکمہ نے ان کو suspend بھی کر دیا ہے۔ الحمدللہ ایوان کی طاقت سے یہ سارا کچھ ہوا ہے۔ آپ مہربانی فرمائیں اب چونکہ رپورٹ مرتب کرنی ہے اس کے لئے آپ ہمیں 31۔ مئی تک توسیع دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے 31۔ مئی 2018 تک توسیع مانگی ہے اور میں نے 28۔ مئی 2018 تک دینی ہے۔

## نشان زدہ سوال نمبر 8288 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

Starred Question No.8288 asked by Mr. Muhammad Arshad Malik Advocate, MPA(PP-222)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 28۔ مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Starred Question No.8288 asked by Mr. Muhammad Arshad Malik Advocate, MPA(PP-222)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 28۔ مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Starred Question No.8288 asked by Mr. Muhammad Arshad Malik Advocate, MPA(PP-222)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 28۔ مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، اب ڈاکٹر نوشین حامد مجلس قائمہ برائے لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

## مسودہ قانون (ترمیم) اینیملز سلاٹر کنٹرول پنجاب 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

The Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2016 (Bill No. 5 of 2016) moved by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31۔ مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

The Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2016 (Bill No. 5 of 2016) moved by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31۔ مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

The Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2016 (Bill No. 5 of 2016) moved by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31۔ مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

**جناب سپیکر:** محترمہ شُنیلا رُوت مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کر دیں۔

## نشان زدہ سوال نمبر 8974 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

**محترمہ شُنیلا رُوت:** جناب سپیکر! یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

> نشان زدہ سوال نمبر 8974 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔ مئی 2018 تک کی توسیع کر دی جائے۔

**جناب سپیکر:** میرا خیال ہے کہ رپورٹ پیش کرنے کی میعاد 28۔ مئی 2018 تک رکھیں تو بہتر بات رہے گی۔

**محترم شُینلا رُوت:** جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

**جناب سپیکر:** یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

> نشان زدہ سوال نمبر 8974 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 28۔ مئی 2018 تک کی توسیع کر دی جائے۔

> یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

> نشان زدہ سوال نمبر 8974 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 28۔ مئی 2018 تک کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

## رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: جی، اب سید حسین جہانیاں گردیزی تحاریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

### تحاریک استحقاق نمبر 20 بابت 2015، نمبر 3، 6 بابت سال 2017 اور نمبر 2، 9، 11 اور 13 بابت سال 2018 کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

سید حسین جہانیاں گردیزی: جناب سپیکر! میں

تحریک استحقاق نمبر 20 بابت سال 2015، 3، 6 بابت سال 2017، 2، 9، 11، 13 بابت سال 2018 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

## رپورٹ

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: محترمہ راحیلہ انور مجلس قائمہ برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

### نشان زدہ سوالات نمبر 8531، 8960، 9282 اور 9340 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری کی رپورٹ

## ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

**محترمہ راحیلہ انور:** جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"نشان زدہ سوالات نمبر 8531، 8960، 9282 اور 9340 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔ مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔"

**جناب سپیکر:** یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"نشان زدہ سوالات نمبر 8531، 8960، 9282 اور 9340 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔ مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"نشان زدہ سوالات نمبر 8531، 8960، 9282 اور 9340 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔ مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

## پوائنٹ آف آرڈر

**جناب شکیل آئیون:** جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب سپیکر:** جی، محترم!

## کرسچئن میرج سرٹیفکیٹ کا یونین کونسلز میں رجسٹرڈ کرنے کا مطالبہ

**جناب شکیل آئیون:** جناب سپیکر! میں ایک بہت اہم مسئلے کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے کرسچئن میرج سرٹیفکیٹ یونین کونسل میں درج نہیں ہو رہے اور ہم تمام ایم پی ایز صاحبان منسٹر صاحب سے بھی ملے ہیں۔ بہر حال انہوں نے یقین دہانیاں بھی کروائیں ہیں لیکن ابھی کوئی

مسئلہ حل ہوا نہیں ہے۔ یہاں پر لاء منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہیں تو ہم چاہتے ہیں کہ کرسچئن میرج سرٹیفکیٹ رجسٹرڈ ہو۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر جی، فرمائیں!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں معزز وزیر قانون کا شکرگزار ہوں۔ انہوں نے آج سے دو سال پہلے تمام 36 اضلاع کے ڈپٹی کمشنرز جو اس وقت ڈی سی اوز تھے ان کو written ہدایات جاری کی تھی کہ minorities کے جتنے بھی نکاح ہیں یا فوتیدگی سرٹیفکیٹ یا برتھ سرٹیفکیٹ ہیں ان سب کو رجسٹرڈ کیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کو نادرا کے ساتھ attach کیا جائے۔ ان کی بات کچھ حد تک درست ہے کہ بہت سارے ضلعے ایسے ہیں جہاں پر ڈپٹی کمشنرز۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ان کی بات پر کچھ کرسکتے ہو۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں صرف یہ request کرتا ہوں کہ گورنمنٹ کی طرف سے ہدایات جاری ہوئی ہیں جو کہ لاء منسٹر نے لوکل گورنمنٹ کی طرف سے ہدایات جاری کیں لیکن جو معزز ممبر نے فرمایا ہے تو میں دوبارہ اس کو دیکھ کر تمام ڈپٹی کمشنرز کو بلکہ ہر یونین کونسل میں within one or two days ہدایات بھجوا دیتا ہوں۔ مزید اگر کوئی violation ہوئی ہیں تو وہ بھی بتائیں۔ We are ready to solve it.

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب جس کا ذکر کر رہے ہیں کہ تمام اضلاع میں نوٹیفکیشن دے دیئے گئے ہیں لیکن اس کے باوجود implementation یہاں تک لاہور میں بھی نہیں ہو رہا۔ وہ ضلعے ایسے ہیں جن میں دیہات آتے ہیں۔ جب وہ اپنا نکاح جو کہ ہمیں Human Rights Punjab کی طرف سے بھی نکاح کا رجسٹرڈ ملتا ہے۔ جب اس رجسٹرڈ کو نادرا میں اندارج کرانے جاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس نوٹیفکیشن کی کاپی نہیں ہے۔ ایک ان کی طرف سے یہ جواب ہوتا ہے اور دوسرا یہ ہے کہ جتنا یہ نکاح رجسٹرڈ کروانے میں دشواری اور ذلت اٹھانی پڑتی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ناقابل برداشت ہے چونکہ حکومت کا یہ آخری ماہ چل رہا ہے براہ مہربانی آپ کے توسط سے وزیر قانون اور وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور بیٹھے ہیں تو وہ اس پر implementation کروانے کے لئے اپنا کردار بھی ادا کریں اور وہ نوٹیفکیشن جو تمام اضلاع میں دیا گیا ہے اس کی کاپی تمام Minority Parliamentarians کو بھی دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے ان بات کی سن لی ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! مجھے پتا ہے کہ یہ بات کیوں ہو رہی ہے۔ جناب شہزاد منشی کو پتا ہے کہ تمام ڈپٹی کمشنرز جو اس وقت ڈی سی اوز تھے میں نے پہلے بھی جناب شہزاد منشی سے request کی کہ ان کو یہ نوٹیفکیشن بھجوا دیا ہے لیکن جب یہ کہتے ہیں کہ ہمیں کاپی نہیں ملی تو ہر ایک کو کاپی بھی مل جائے گی اور اگر کسی جگہ پر نکاح رجسٹرڈ نہیں ہو رہا تھا تو اس کی کوئی نہ کوئی example بھی دیں باقی گورنمنٹ کا یہ آخری سال ہے اور پھر انشاءاللہ آگے گورنمنٹ آئے گی۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، اللہ خیر کرے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔ خیر ہووے۔ جی، محترمہ!

## وزیر قانون کی جانب سے معزز خواتین کے بارے میں کہے گئے ہتک آمیز الفاظ پر معذرت کرنے کا مطالبہ

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! لاء منسٹر اس وقت اسمبلی میں موجود ہیں اور بات یہ ہوئی تھی کہ جو 29۔اپریل کے جلسے میں انہوں نے خواتین کے لئے ہتک آمیز الفاظ استعمال کئے تھے ان کے یہاں پر آنے پر ان سے apology ڈیمانڈ کی جائے گی۔ یہاں پر بیٹھی ہوئی تمام اسمبلی کی جو ممبران ہیں وہ بھی اس جلسے میں موجود تھیں اور بہت ساری معتبر بلکہ ساری کی ساری معتبر خواتین وہاں موجود تھیں اور اس پر ان کے خلاف مذمتی قرارداد نیشنل اسمبلی میں بھی پاس ہوئی ہے۔ تمام ٹی وی females اینکرز نے ان کا

بائیکاٹ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ خواتین میں اس وقت انتشار کی کیفیت ہے۔ جس قسم کے الفاظ انہوں نے معزز خواتین کے بارے میں استعمال کئے تھے یہ سیاسی ورکرز کی توہین ہے، قائداعظم کا فرمان ہے کہ جب تک خواتین مردوں کے شانہ بشانہ نہیں چلیں گی تب تک کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ انہوں نے ان خواتین کے بارے میں یہ الفاظ استعمال کئے ہیں جن کو قائداعظم نے خود اس میں شامل کیا ہے تو میری آپ کے توسط سے درخواست ہے کہ ہمیں لاء منسٹر سے public apology چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، میرے خیال میں لیڈر آف دی ہاؤس اور پنجاب حکومت کے ترجمان کی طرف سے بھی معذرت کی گئی تھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، راناصاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں یہ کہنا چاہوں گا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، تحمل اور آرام سے ذرا مہربانی کریں۔ اچھے طریقے سے جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ محترمہ نے جو بات کی ہے میں اس سلسلے میں ان کی اور جو دیگر ممبران بیٹھے ہیں ان کی خدمت میں بھی یہ بات پیش کرنا چاہوں گا کہ یہ میری کوئی 20 منٹ کی میڈیا ٹاک تھی اور یہ political statement تھی۔

جناب سپیکر! اس میں، میں نے خدانخواستہ خدانخواستہ کوئی غلط messaging نہیں کی اور میں نے خدانخواستہ کسی کے اوپر focused اور targeted الزام نہیں لگایا۔ یہ میری political statement تھی اور اس بیس منٹ میں سے کوئی دس سیکنڈ کی بات ہو گی کہ جس میں ایک جملہ بلکہ اس جملے میں بھی ایک لفظ جو عموماً ہم استعمال کرتے رہتے ہیں لیکن اس کے اوپر اعتراض ہوا۔ جیسے ہی اس اعتراض کی طرف اسی دن شام کو میری توجہ دلائی گئی، دنیا چینل کے ایک پروگرام میں جناب مجیب الرحمٰن شامی بڑے معزز ہمارے ایک صحافی ہیں تو publicly اور اس وقت وہ پروگرام on air ہو رہا تھا، live تھا۔ I withdraw my those words in that sentence اس کی بعد لیڈر آف

دی اپوزیشن سے بھی بات ہوئی اور بعد میں ایک اور پروگرام میں ان کے ایک سینئر سیاستدان بھی موجود تھے تو میں سمجھتا ہوں کہ جو سٹیٹمنٹ، جو لفظ ہے وہ on record نہیں ہے That has been withdrawn. اس پر further بات کرنا مناسب نہیں ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! یہ تالیاں کس بات پر بجا رہے ہیں؟ اپنی ماؤں، بہنوں کو گالیاں دینے پر، یہ کون سا سیاسی بیان تھا؟ Shame on you.

جناب سپیکر: سنیں، بات کو سنیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میڈیا میں ہونے والی بات جو ہے اسے ایوان میں ویسے بھی کرنا اب مناسب نہیں ہے لیکن اگر یہ apology اور shame کی بات ہو گی تو پھر یہاں پر جو کچھ ہوا ہے، ہو تا رہا ہے اور ہو رہا ہے۔ پھر یہ سارا کچھ ہی ہو گا۔ پھر ساری apology ہو گی، ساری shame ہو گی، پھر ایک لفظ کسی کا نکال کر shame اور apology نہیں ہو گی۔ یہاں پر وہ وہ کام ہوئے ہیں کہ جن کے متعلق اگر بات کی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ بات بہت دور تک جاتی ہے۔

معزز خواتین ممبران حزب اختلاف: آپ محترمہ بے نظیر بھٹو (شہید) کے خلاف بھی ایسی باتیں کرتے رہے ہیں، یہ ریکارڈ پر ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: رانا صاحب! کیا کر رہے ہیں، کیا کر رہے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ ماحول جو ہے، جس طرح آپ نے کہا تھا کہ رانا صاحب آپ بات کرنے لگے ہیں تو ذرا احتیاط سے یا تحمل سے۔ میری گزارش یہ ہے کہ جب یہ کہتے ہیں کہ میں نے وہ بیان withdraw کر لیا تو اس پر sorry کر دیں۔

جناب سپیکر! دیکھیں! یہ بات کہنا اور اس کے بعد clapping ہونا، ٹریژری بنچز پر بیٹھی ہوئی ہماری بہنیں یا دوسرے لوگ ہیں یہ اچھا نہیں لگا۔ یہ سب کی عزت ہے۔ یہ ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کی اگر آپ نے یہ جو بات کہی ہے، آپ نے اپنا جو بیان ہے وہ withdraw کر لیا ہے اور اس کے بعد ساتھ آپ یہ بات کریں کہ ایک ایک بات ہو گی، جو ہو رہا ہے وہ بھی آئے گا، اس پر بھی بات چلے گی تو وہ چلا

لیں بات کہ کیا ہو رہا ہے یعنی یہ بات مزید جو ہے اس کے اوپر میں نہیں سمجھتا this is simple کہ انہوں نے اگر کہا کہ میں withdraw کرتا ہوں اور میں sorry کرتا ہوں، یہ بات کر لیں۔ (قطع کلامیاں)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! گلا لئی بھی کسی کی بیٹی ہے اور Tyrian بھی کسی کی بیٹی ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ طریق کار غلط ہے۔ میاں صاحب معزز ہیں، ایک بات ہو گئی۔ معزز منسٹر نے کہہ دیا کہ وہ withdraw کرتے ہیں تو آپ یہ گلا لئی کی طرف کیس لے کر جا رہے ہیں، کبھی Tyrian کی طرف، یہ آپ کون سی بات کر رہے ہیں؟

معزز خواتین ممبران حزب اختلاف: یہ sorry کریں۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ دیکھیں! میری بات سنیں۔ میری بات سنیں۔ آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ دیکھیں! خواتین کا بہت بڑا مقام ہے۔

معزز خواتین ممبران حزب اختلاف: یہ sorry کریں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! Tyrian کے بارے میں انٹرنیشنل کورٹ نے فیصلہ دیا ہے اس کے بارے میں بھی یہاں پر بات ہو گی۔

جناب سپیکر: یہ آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ طریق کار غلط ہے۔ اگر منسٹر صاحب نے کہہ دیا ہے کہ میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں تو پھر Tyrian کی بات ہو گی اور انٹرنیشنل کورٹ کا فیصلہ اس ایوان میں آئے گا۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! پہلے گلا لئی سے sorry کریں۔

معزز خواتین ممبران حزب اختلاف: جناب سپیکر! یہ معافی مانگیں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر!۔۔۔

**جناب سپیکر:** آرڈر پلیز۔ جی، چنیوٹی صاحب! آپ بتائیے کیا کہنا چاہتے ہیں۔

**الحاج محمد الیاس چنیوٹی:** جناب سپیکر! قائد اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے خواتین کے جو حقوق بیان کئے ہیں، بہت اچھی بات ہے رانا صاحب نے جب withdraw بھی کر لیا تو پھر کس طریقے پر زور دیا جا رہا ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس قانون ساز اسمبلی میں اگر شریعت کی توہین ہوتی رہے، شریعت کا مذاق اڑایا جاتا رہے اس پر کوئی مواخذہ نہیں۔ شریعت نے بڑی وضاحت کے ساتھ کہا ہے کہ عورت اپنا سر ڈھانپ کر چلے، اپنے سر کو ننگا نہ رکھے اس کا تو احترام کیا نہیں جاتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

**محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** مولانا صاحب جواب دیں کہ ماؤں، بہنوں کے بارے میں ایسے الفاظ کہے جائیں تو کیا وہ ٹھیک ہیں؟

**معزز ممبران حزب اختلاف:** شیم، شیم۔

**قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید):** جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے اور میں لاء منسٹر سے بھی یہ کہوں گا کہ ماحول کو خراب کرنے کی بجائے، اگر انہوں نے اپنے الفاظ withdraw کر لئے ہیں تو اس سے ان کے قد میں کوئی کمی نہیں آئے گی، ان کی شان میں کوئی فرق نہیں پڑے گا، اٹھ کر کھلے دل کے ساتھ اگر آپ کو یہ احساس ہو گیا، آپ نے on air کہہ دیا، آپ نے اسمبلی میں بھی کہہ دیا کہ میں نے وہ جو جملے ہیں انہیں withdraw کر لیا ہے تو یہ کہہ دیں کہ .I am sorry for that اس میں اتنی ego کا مسئلہ بنانے والی کوئی بات ہی نہیں ہے۔

**وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو):** جناب سپیکر! یہ اسمبلی میں تو بات ہی نہیں ہوئی۔

**قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید):** جناب سپیکر! میرا نہیں خیال کہ اس میں کوئی ہٹ دھرمی کرنی چاہئے۔ (قطع کلامیاں)

**جناب سپیکر:** آپ بھی کوئی اچھا مشورہ دیں، مہربانی کریں، اچھا مشورہ دیں۔

**وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو):** جناب سپیکر! Tyrian کا کیا قصور ہے، Tyrian کا کیا قصور ہے؟ انٹرنیشنل کورٹ نے فیصلہ دیا ہے۔ یہ بتائیں کہ Tyrian کا کیا قصور ہے اور

عائشہ گلالئی کا کیا قصور ہے؟ Tyrian کے بارے میں انٹرنیشنل کورٹ نے فیصلہ دیا ہے کہ بغیر شادی کے بیٹی ہوئی ہے۔ (قطع کلامیاں)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں دونوں اطراف کے خواتین و حضرات سے گزارش کرتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: لیڈر آف دی اپوزیشن بول رہے ہیں، آپ تشریف رکھیں۔ آرڈر پلیز۔ Have your seats. Have your seats. Order please. Order please. ان کو بات کرنے دیں۔ ان کی بات سننے دیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس میں میرا یہ سوال ہے کہ یہاں اسمبلی کے اندر ماحول کو خراب کرنے کی بجائے ایک اچھے طریقے سے، smooth طریقے سے یہ ایوان چل رہا تھا، راناصاحب نے اپنی بات کو withdraw کر لیا اور خواتین اگر کہہ رہی ہیں کہ اس پر آپ sorry کر دیں اور withdraw کا مطلب بھی sorry ہے تو sorry کرنے سے کسی کی شان میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر! میں لاء منسٹر سے یہ عرض کروں گا کہ آپ نے بڑے پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے الفاظ کو withdraw کیا ہے، آپ کو غلطی کا احساس ہو گیا ہے تو آپ اس پر sorry کر دیں۔ اس پر آپ نے اتنا بڑا ego کا مسئلہ بنا لیا ہے، اس سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ آپ کو احساس ہوا ہے اور اس پر sorry کہنے سے یہاں آپ کی شان میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ آپ کو sorry کرنا چاہئے، آپ نے یہ بات کی اور اس میں احتیاط کا دامن آپ نے ہاتھ سے چھوڑا اور میں ایک دفعہ نہیں، میں متعدد دفعہ ان کی خدمت میں عرض کر چکا ہوں کہ جو حساس معاملات ہوتے ہیں، ختم نبوت کے معاملے میں بھی انہوں نے اس طرح کی بات کی کہ جو بعد میں issue بنا اور بعد میں انہوں نے وہ اپنے الفاظ واپس لئے اور وضاحت کرنا پڑی۔

جناب سپیکر! اس طرح کی بات کرنا کہ جس سے پورے ملک کے اندر apart from that کہ کوئی خاتون کس پارٹی کی ہے، قومی اسمبلی کے اندر ٹریژری بنچوں میں ان کی حکومت ہے وہاں unanimous resolution پاس ہوا ہے کہ خواتین کے بارے میں تضحیک آمیز جو جملے کسے جاتے ہیں، جو

باتیں ہوتی ہیں اس کی مذمت کی گئی ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ رانا ثناء اللہ صاحب بڑے پن کا مظاہرہ کریں اور اٹھ کر کہیں کہ میں نے withdraw کر لیا ہے اور I am sorry. اس میں کوئی ایسی بات نہیں۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! پلیز مجھے پوائنٹ آف آرڈر دیا جائے۔

جناب سپیکر: آپ کیا کر رہے ہیں؟

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جب ایک بات صوبائی اسمبلی کے اندر ہوئی ہی نہیں۔ سیاسی جلسے میں جو تقاریر ہوتی ہیں، وہ ڈاکٹر عامر لیاقت کی زبان نہیں ہم کاٹ سکتے، اس کی کیا جرأت ہے کہ وہ ہماری ماؤں، بہنوں، بیٹیوں کے متعلق کہے۔ وہ بھی میاں محمود الرشید صاحب کو یاد ہونا چاہئے۔ ہماری یہ تمام مائیں، بہنیں، بیٹیاں قابل احترام ہیں لیکن جو مینار پاکستان میں معصوم خاتون کی harassment ہوئی کیا وہ ابھی ایوان نے کی؟ وہاں پر جو کچھ ہوا میں سمجھتا ہوں کہ یہ سیاست چمکائی جا رہی ہے۔

(اس مرحلہ معزز خواتین ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
جھوٹ جھوٹ کی نعرے بازی)

جناب سپیکر! عائشہ گلالئی قومی اسمبلی کی ممبر تھیں اس نے بلیک بیری کی بات کی وہ تو آج تک پیش نہیں ہوئے وہ تو معذرت کرتے ہی نہیں ہیں۔ ہم نے کیا کیا ہے؟ ہم تو خواتین کا احترام کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی مرضی ہے۔ آپ کی مرضی ہے۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ہمیں خواتین کی عزت و احترام ہے۔ ہم نے تو الفاظ withdraw کئے ہیں۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ مہربانی کریں۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ہم تو قرآن کی تعلیم کا بل بھی پاس کرنا چاہتے ہیں لیکن یہ بہانہ بنا کر فرار ہونا چاہتے ہیں۔

**معزز ممبران حزب اختلاف:** جناب سپیکر! وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان sorry کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرے بازی)

**جناب سپیکر:** ڈاکٹر مراد راس صاحب کی تحریک التوائے کار ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے ٹیرین کو پاپا دو کی مسلسل نعرے بازی)

**قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید):** جناب سپیکر! حکومتی بنچز اور لاء منسٹر کے اس غیر جمہوری، غیر اخلاقی اور غیر آئینی رویہ پر ہم احتجاج کرتے ہوئے یہاں سے واک آؤٹ کر رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

**معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد):** جناب سپیکر! ہم یہاں قرآن پاک کی تعلیمات پر بل پاس کرنا چاہتے ہیں اور یہ بھاگ گئے ہیں۔

**جناب سپیکر:** آرڈر پلیز۔ آپ کیا بات کر رہے ہیں، آپ کو کیا ہو رہا ہے اور آپ کیا کر رہے ہیں؟ یہ اچھی بات نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

**وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):** جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب سپیکر:** جی، فرمائیں!

**وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):** جناب سپیکر! میں محترم اپوزیشن لیڈر سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ بات جو میری میڈیا ٹاک تھی یہ اس ایوان کے اندر نہیں بلکہ ایوان سے باہر کی بات ہے۔ میں نے جو اپنے الفاظ withdraw کئے وہ بھی ایک Media Personality کے احترام میں اور ان کی نشاندہی کو درست جانتے ہوئے کئے۔ باقی جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ میں ان کے کہنے پر sorry کروں، sorry کے پانچ alphabets ہیں میں ان کے کہنے پر تو S بھی کہنے کو تیار نہیں ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

**جناب سپیکر:** ایسے نہ کریں۔ وہ بھی آپ کا حصہ ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف سے میری بات ہوئی آج ہم انتہائی اہم بل legislate کرنے جا رہے ہیں جن میں سے ایک قرآن پاک کی تعلیم سے متعلق ہے اور ایک اذان جو خلق خدا کو اللہ کے گھر کی طرف بلاتی ہے اس سے متعلق ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ان Bills کی legislation انشاء اللہ تعالیٰ ہماری نجات کا ذریعہ بن سکتی ہے اور ضرور بنے گی۔ اس پر میری ان سے بات ہوئی تو میں نے ان سے پہلے کہا کہ یہ ایوان کا معاملہ نہیں ہے آپ اسے ایوان میں نہ کریں لیکن ان کے زور دینے پر میں نے جو یہاں پر اپنے الفاظ کو withdraw کرنے کو دہرایا ہے تو میں نے صرف اور صرف قائد حزب اختلاف کے احترام میں کیا ہے۔ ان سے یہ بات ہوئی انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے بے شک یہ بات ایوان سے باہر ہوئی ہے لیکن آپ ان کو دہرا دیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ قائد حزب اختلاف کی یہ ذمہ داری ہے کہ جب ان کی میرے ساتھ commitment ہوئی ہے تو انہیں اس کے مطابق اپنے ممبران کو سمجھانا چاہئے اور انہیں واپس آکر آج کی اس کارروائی میں حصہ لینا چاہئے چونکہ ہمارے درمیان یہ بھی طے ہوا تھا کہ اس انتہائی احترام اور انتہائی باعث ثواب اور باعث برکت کارروائی میں کورم کو مسئلہ نہیں بنایا جائے گا اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ انہیں واپس آنا چاہئے اور اس میں حصہ بھی لینا چاہئے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آپ کے توسط سے ایک شعر پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ایک نہیں۔ آج آپ دو اشعار پیش کر لیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آج ایک ہی کی اجازت دیں۔

جناب سپیکر: آپ دو اشعار پیش کریں۔ اپوزیشن والے دوستوں کو منائیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پہلے مجھے شعر پڑھ لینے دیں پھر کسی کو بھیجیں۔

جناب سپیکر: اگر اپوزیشن والے دوست میری بات سن رہے ہیں تو ایوان میں واپس تشریف لے آئیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آج کے issue کے دو متعلقہ فریق ہیں ان دونوں کی خدمت میں آپ کے توسط سے مرزا غالب کا ایک شعر پیش کر رہا ہوں۔ مرزا غالب نے فرمایا:

یارب وہ نہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے میری بات
دے اور دل ان کو جو نہ دے مجھ کو زباں اور

بہت شکریہ

جناب سپیکر: شعر سنانے کا شکریہ۔ سب کو لطف آ گیا میرے سوا۔ (قہقہے)

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں آپ کے لئے شعر دوبارہ عرض کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ میاں محمود الرشید ایوان میں تشریف لے آئیں تا کہ کارروائی شروع کی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جب یہ بات ایوان میں ہوئی ہے تو میں یہ بات بھی on record لانا چاہتا ہوں کہ اگر میں اس بات پر کسی دوسرے پر اعتراض کروں کہ آپ کا ایک لفظ خواتین یا فیملیز کے احترام میں نہیں ہے تو پھر مجھے تو کم از کم اس بات کی احتیاط کرنی چاہئے۔ ہماری فیملیز کے متعلق یہی ہماری بہنیں اور ممبران جو بات کرتے رہے ہیں جو ان کا سوشل میڈیا کرتا ہے ہم بھی تو آخر پھر اسی ماحول میں بات کرتے ہیں، پھر اسی ماحول میں inappropriate الفاظ کا استعمال ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر عامر لیاقت نے جو گفتگو کی ہے جب ہمیں اس قسم کی گفتگو سننے کو ملے گی تو پھر ہم سے بھی تجاوز ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس بات کے منصف بنیں۔۔۔

جناب سپیکر: بات سنیں۔

**وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):** جناب سپیکر! میری بات سن لیں۔ آپ ہماری اور اپوزیشن کی بات کے منصف بن جائیں۔ میرے پاس انہی دنوں کا وہ سارا ریکارڈ موجود ہے آپ اس پر فیصلہ کر لیں۔ اگر یہ بات ہے تو پھر in-isolation کچھ نہیں ہو سکتا۔

**جناب سپیکر:** میاں محمود الرشید! ایوان کے اندر تشریف لائیں تاکہ کارروائی شروع کریں۔ میاں محمود الرشید اور ڈاکٹر سید وسیم اختر! آپ کی جو commitment ہے اس کے مطابق ہم کارروائی شروع کرنا چاہتے ہیں۔ آپ تشریف لے آئیں۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر تو تشریف لے آئے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر ڈاکٹر سید وسیم اختر ایوان میں تشریف لے آئے)

ڈاکٹر صاحب! welcome یہ ایک بہت بڑی نیکی کا کام ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ذریعے ہو رہا ہے اور یہ اس ایوان کی خوش بختی ہے۔ اس کارروائی میں حصہ نہ لینا اچھی بات نہیں ہوگی۔ میں وزیر کانکنی و معدنیات جناب شیر علی خان اور وزیر پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ملک ندیم کامران سے کہتا ہوں کہ وہ جا کر معزز ممبران حزب اختلاف کو ایوان میں واپس لائیں۔

## قواعد کی معطلی کی تحریک

**MR SPEAKER**: Dr Syed Waseem Akhtar has given a notice for motion of suspension of Rules. He may move it.

**DR SYED WASEEM AKHTAR:** Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of rule 27 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for taking up the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017 for consideration and passage."

**MR SPEAKER**: The motion moved is:

> "That the requirements of rule 27 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with

under Rule 234 of the said rules, for taking up the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017 for consideration and passage."

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف بائیکاٹ ختم کرکے ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: میں معزز ممبران حزب اختلاف کو welcome کہتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کے question put کرنے سے پہلے ایک پیراگراف پڑھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! محکمہ سکولز ایجوکیشن کے مطابق پنجاب کے سرکاری تعلیمی اداروں میں قرآن پاک کی تعلیم کے سلسلے میں ان تمام امور پر عملدرآمد ہو رہا ہے جو بل ہذا میں تجویز کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! مزید برآں وزیر اعلیٰ پنجاب کے حکم پر بل ہذا پر بغور مشاہدہ کرنے کے لئے وزیر قانون، وزیر تعلیم اور وزیر اوقاف و مذہبی امور کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر بھی اس کمیٹی کا حصہ تھے۔ اس کمیٹی نے غور و خوض کے بعد unanimously فیصلہ کیا کہ اس بل کو معزز ایوان میں پیش کرکے منظوری لی جائے۔

**MR SPEAKER**: Now, the question is:

"That the requirements of rule 27 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for taking up the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017 for consideration and passage."

(The motion was carried.)

جناب سپیکر: سیکرٹری اسمبلی اس بل کو ایجنڈے پر لے کر آئیں۔

**قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید)**: جناب سپیکر! میں Point of Personal Explanation پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں باہر تھا اور رانا ثناءاللہ خان نے مجھ سے منسوب کر کے یہاں ایوان میں کہہ دیا ہے کہ یہ کچھ طے ہوا تھا۔ رانا ثناءاللہ خان نے مجھے فون کیا۔۔۔

**جناب سپیکر**: میاں محمود الرشید صاحب! میں آپ کو بات کرنے کے لئے پانچ منٹ دوں گا لیکن اس وقت آپ تشریف رکھیں۔

**قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید)**: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

## مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

## مسودہ قانون یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول پنجاب 2018

**MR SPEAKER**: A Minister to introduce the Punjab University of Technology Rasul Bill 2018.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**: Mr Speaker! I introduce the Punjab University of Technology Rasul Bill 2018.

**MR SPEAKER**: The Punjab University of Technology Rasul Bill 2018 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Industries, Commerce & Investment for report upto 31st May 2018.

## قواعد کی معطلی کی تحریک

**MR SPEAKER**: Now, we take up the Punjab Sound Systems (Regulation) (Amendment) Bill 2018. A Minister for Law may move it.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**: Mr Speaker! I move:

"That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said rules, for immediate consideration and passage of the Punjab Sound Systems (Regulation) (Amendment) Bill 2018."

**MR SPEAKER**: The motion moved is:

"That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said rules, for immediate consideration and passage of the Punjab Sound Systems (Regulation) (Amendment) Bill 2018."

Now, the question is:

"That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said rules, for immediate consideration and passage of the Punjab Sound Systems (Regulation) (Amendment) Bill 2018."

(The motion was carried.)

## مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

**MR SPEAKER**: Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. First reading starts.

### مسودہ قانون (ترمیم) (ریگولیشن) ساؤنڈ سسٹمز پنجاب 2018

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Sound Systems (Regulation) (Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Home, be taken into consideration at once."

**MR SPEAKER**: The motion moved is:

"That the Punjab Sound Systems (Regulation) (Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Home, be taken into consideration at once."

None has opposed. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab Sound Systems (Regulation) (Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Home, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

**CLAUSES 2 & 3**

**MR SPEAKER**: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 & 3 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 2 & 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 1**

**MR SPEAKER**: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## PREAMBLE

**MR SPEAKER**: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## LONG TITLE

**MR SPEAKER:** Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**MR SPEAKER**: Third reading starts. Minister for Law!

**وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):** جناب سپیکر! بل کی passage کی motion پیش کرنے سے پہلے میں اس ترمیم کو for the understanding of the House پڑھنا چاہوں گا۔ پہلے مسجد کے اوپر Loud Speaker Horns کی تعداد ایک تھی اُس پر تمام علمائے اکرام اور تمام مذہبی تنظیموں کا یہ مطالبہ تھا کہ اذان کی آواز چاروں اطراف جانی چاہئے اس لئے Horns Loud Speakers کی تعداد چار کی جائے تو ہم نے ترامیم کی ہے کہ:

> Not more then four external sound systems at the place of worship for the purpose of Azan and Darood-e-Pak, either before or after Azan, Arabic Khutba delivered on Friday or on Eid prayers, announcement of death of a person, lost or found of a person.

جناب سپیکر! علمائے کرام اور تمام مذہبی تنظیموں کا یہ مطالبہ اس معزز ایوان نے آج منظور کیا ہے۔ میں اس معزز ایوان اور یہاں پر موجود ہر معزز ممبر کو اس پر مبارکباد بھی دینا چاہوں گا کہ جب ان

مساجد سے اذان کی آواز بلند ہو گی اور درود بر حضرت محمدؐ پڑھا جائے گا تو آپ سب کو اس کا اجر ملے گا اور اسی ناتے ہماری بخشش کا بھی اہتمام ہو گا۔

جناب سپیکر! اس موقع پر کہوں گا کہ ہماری مساجد میں جتنے امام یا کسی اور ڈیوٹی پر مامور لوگ ہیں وہ درود پاک، عربی خطبہ، اذان یا پر کسی person کے گم ہونے پر اعلان کرنے کے لئے ہی اس سہولت کو استعمال کریں اور اس مقصد کے علاوہ کسی مسلک یا کسی متنازعہ بات کے لئے قطعاً قطعاً استعمال نہ کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کے ہر ممبر کی طرف سے اور آپ کی وساطت سے پریس گیلری میں بیٹھے ہوئے بھائیوں سے یہ کہوں گا کہ یہ بات ہر کونے تک پہنچا دیں کیونکہ ہر محلے اور ہر گلی میں ہماری مساجد ہیں تو ہر مسجد کے امام صاحب اور مؤذن تک یہ پیغام پہنچنا چاہئے تاکہ یہ سہولت جو دی گئی ہے اسے اسی نیک مقصد کے لئے استعمال کیا جائے اور تمام علمائے کرام نے اس کے اوپر وعدہ بھی کیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اللہ انہیں اس وعدہ کو پورا کرنے کی توفیق دے۔

Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Sound Systems (Regulation) (Amendment) Bill 2018, be passed."

**MR SPEAKER:** The motion moved is:

“That the Punjab Sound Systems (Regulation) (Amendment) Bill 2018, be passed.”

Now, the question is:

"That the Punjab Sound Systems (Regulation) (Amendment) Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed, unanimously.)

Applause!

**MR SPEAKER**: Now, Dr Syed Waseem Akhtar may move the motion for consideration of the Bill.

## مسودہ قانون لازمی تعلیم قرآن مجید پنجاب 2018

**DR SYED WASEEM AKHTAR:** Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

**MR SPEAKER**: The motion moved is:

"That the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

Now, the question is:

"That the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried, unanimously.)

## CLAUSES 3 to 5

**MR SPEAKER**: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 5 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried, unanimously.)

## CLAUSE 2

**MR SPEAKER**: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE 1

**MR SPEAKER**: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## PREAMBLE

**MR SPEAKER**: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## LONG TITLE

**MR SPEAKER:** Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

**MR SPEAKER**: Third reading starts. Dr Syed Waseem Akhtar!

**وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان):** جناب سپیکر!اس سے پہلے کہ Bill Passage کی motion پیش ہو۔ میں یہاں پر اپنے minority کے بھائیوں کے لئے اس بات کی وضاحت کرنا چاہوں گا کہ اس Bill کا اطلاق غیر مسلم طلباء پر نہیں ہو گا۔

(اس مرحلہ پر غیر مسلم ممبران کی جانب سے نعرہ ہائے تحسین)

**جناب سپیکر:** جی، ٹھیک ہے۔

**DR SYED WASEEM AKHTAR:** Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017, be passed."

**MR SPEAKER:** The motion moved is:

"That the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017, be passed."

Now, the motion moved and the question is:
"That the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017,be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed, unanimously.)

Applause!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آج بڑا تاریخی دن ہے اور پنجاب اسمبلی کو یہ کریڈٹ جاتا ہے۔ میں ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر اور تمام معزز ممبران کو بھی مبارکباد دیتا ہوں کہ specially rules کو suspended کر کے Private Member's Bill آج ایک قانون بن گیا اور ہمیں موقع ہے کہ انشاءاللہ اس کے اوپر عمل ہو گا۔ ہمارے ہاں پچھلے کئی سالوں سے قرآن پاک کی تعلیم کے لئے بڑے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ پہلے کسی زمانے میں شہروں میں بھی اور دیہاتوں میں بھی ایک سسٹم چلا آ رہا تھا ہماری مساجد کے اندر فجر کے وقت یا عصر یا ظہر کے بعد بچے قرآن پاک کی تعلیم لینے چلے جاتے تھے لیکن پچھلے کئی سالوں سے یہ سسٹم متروک ہوتا چلا گیا۔ اب قاری صاحبان کو خصوصی طور پر گھر بلا کر بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم دینی پڑتی تھی تو اس قانون سازی کے بعد جب یہ compulsory ہو گا تو تمام مسلمان بچے اور بچیوں کو ایک پیریڈ کے طور پر قرآن پاک کی تعلیم دی جائے گی اور پرائمری کے بعد ہائی کلاسز کے اندر انہیں ترجمے کے ساتھ قرآن پاک پڑھنا آئے گا۔

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اس سے دنیا و آخرت دونوں میں ہمیں اس کا اجر ملے گا اور بہت بہتری بھی پیدا ہو گی۔ قرآن پاک جو ضابطہ حیات ہے، ہم پڑھتے تو ہیں لیکن ہماری آئندہ آنے والی نسل کی صحیح طریقے سے قرآن پاک ناظرہ اور ترجمہ کے ساتھ پڑھنے کی تیاری نہیں ہو رہی۔ میں اس قانون کے پاس ہونے پر سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں نے Point of Personal Explanation پر آپ سے ایک منٹ مانگا تھا کہ رانا صاحب نے جو بات کی تھی کہ قائد حزب اختلاف سے یہ بات طے ہوئی۔ رانا صاحب نے مجھے پرسوں فون کیا، ان کے فون کے جواب میں، میں نے اخلاقاً انہیں فون کیا۔ میں نے فون کرنے کے بعد ان سے قرآن کی teaching کے حوالے سے بات کی۔

جناب سپیکر! میری اس حوالے سے آپ سے بھی بات ہوئی تھی کہ اگر آپ اس بل کو اگلے ہفتہ پر لے جائیں گے تو پتا نہیں آپ بجٹ پاس کرنے کے ساتھ اسے یہاں نہ لائیں اور یہ بل ادھورا رہ جائے گا لہٰذا میں نے آپ سے بھی request کی اور ان سے بھی یہ کہا کہ آپ rules suspend کریں۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر نے بھی مجھ سے بار بار request کی کہ آپ اس میں اپنا کردار ادا کریں اور حکومتی بنچوں اور جناب سپیکر سے بات کریں۔ رانا صاحب کا جب فون آیا تو میں ایوان میں تھا، میں واپس نکلا تو میں نے ring back کر کے ان سے بات کی اور ان کے خلاف ہم نے اِدھر جو قرارداد جمع کرائی تھی یا احتجاج کیا تھا اس حوالے سے بھی بات ہوئی۔

جناب سپیکر! میں نے انہیں یہی کہا کہ رانا صاحب آپ مجھے یہ کہہ رہے ہیں کہ میں نے یہ الفاظ withdraw کر لئے ہیں تو آپ یہی بات اسمبلی میں جا کر کہہ دیں کہ میں نے یہ الفاظ withdraw کر لئے ہیں اور sorry کر لی ہے۔ آپ جب اپنی غلطی کا اعتراف کر لیں گے تو یہ معاملہ ختم ہو جائے گا۔ میں انتہائی افسوس کے ساتھ یہ بات کہتا ہوں کہ رانا صاحب نے جس رعونت اور proudness کے انداز میں کہا کہ میں تو S بھی نہیں کہنا چاہتا تو انہوں نے الفاظ میں جو واپسی لی ہے تو مجھے پھر شک پڑ گیا ہے کہ رانا صاحب اپنی اسی بات پر قائم ہیں اور [*********]

جناب سپیکر: غیر پارلیمانی الفاظ کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس طرح کی رعونت دکھانے سے کہ میں تو S بھی واپس لینے کو تیار نہیں ہوں۔ اس سے یہ بڑے نہیں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کو بھی غرور پسند نہیں ہے۔ انہوں نے غلطی کی ہے تو اس کا اعتراف کر لینا چاہئے۔۔۔

جناب سپیکر: میں تمام ممبران کو اس بل کے پاس ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم ان کے روّیے کے خلاف بائیکاٹ کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آج کا ایجنڈا مکمل ہو چکا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار 7۔ مئی 2018 کو دوپہر 2:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔